ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم

رجسٹرڈ ایل نمبر

تاریخہائے اشاعت

۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

ایڈیٹر - شیخ یعقوب علی تراب احمدی -

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لیجاے گی

عوام سے	۳ ؍
خواص سے	۵ ؍
ہندوستان سے باہر	۷ ؍
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	۱ ؍ ۲

نمبر ۳۹ | قادیان دار الامان | ۲۸ دسمبر مطابق ۱۴ ذالحجہ ہجری ۱۳۲۷ | جلد ۱۳

ترجمۃ القرآن

قرآن شریف کے مطالب اور معانی کو آسانی طور پر سمجھانے کے لیئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے - اور یہ التزام کیا گیا ہے - کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شائع ہو جاوے - متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے - اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے - کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے - حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے - حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے - کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزہ اٹھائیں - ترجمہ اور نوٹ ن میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے - اس وقت تک چار پارے شروع ہو چکے ہیں - قیمت ہر چہار - للعہ - چار روپے

تفسیر سورۃ بقر مکمل (۱۲ ؍) تین روپے چار آنہ

مکتوبات احمدیہ جلد اول

حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل انبیاء مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پچیس سال ہیشتر کے عجیب و غریب مکتوبات پر مجموعہ نہایت محنت اور کوشش سے جمع کر کے چھاپے گئے ہیں - یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسایل کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرۃ کے آئینے ہیں - میں دعوے سے کہتا ہوں - کہ کوئی ان کو پڑھ اور گرویدہ نہ ہو جاوے یہ مجموعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے - اور موتیوں کے تولنے میں بھی سستا ہے - باین قیمت صرف ۸ ؍ فیجلد دوسری جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات طبع ہونگے - اور الحمد اللہ کہ سرے پاس وہ سامان جمع ہے -

تمام درخواستیں یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے نام آنی چاہیئں

مطبع انوار احمدیہ سٹیم پریس میں مالک و ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی کا چھپکر شائع ہوا

ہمارے اس دعوی کے ثبوت میں ایک اور بڑی بھاری دلیل اور خود قرآن کی شہادت ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن شریف نے حضرت آدم کا جہاں ذکر کیا ہے وہاں یوں فرمایا ہے کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ اسمیں لفظ خلیفہ قابل غور ہے۔ خلیفہ کے معنی بیشک لغت کی کوئی کتاب کھولکر دیکھ لیں۔ پیچھے آنیوالا۔ نائب۔ جانشین اور بادشاہ ہوتے ہیں چنانچہ ان معنوں کے ثبوت میں آیات ذیل گواہ ہیں۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اسمیں بادشاہ کے معنے ہیں فخلف من بعدھم خلف۔ اسمیں معنی ہیں پیچھے آنیوالے۔ و جعلنکم خلائف فی الارض لننظر کیف تعملون۔ اسمیں معنی آتے ہیں جانشین کے اور نائب کے۔ غرض قرآن کریم میں اللہ نے آدم کو خلیفہ کے نام سے نامزد فرمایا ہے جس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت آدم سے پہلے مخلوق جنس آدم سے موجود تھی جنپر وہ بادشاہ بنائے گئے۔ یا جنکے وہ جانشین بنائے گئے۔ یا جنکے وہ پیچھے آنیوالے۔

پس اب اس طرح کہ قرآن کریم کی رو سے اس آیت کے معنے بالکل صاف ہوگئے کہ خلق منھا زوجھا یعنی حضرت آدم کی بیوی بھی انہی کی جنس سے تھی۔ نہ معلوم پسلی سے پیدا کرنیکے معنی کن لفظوں سے لئے جاتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف کا سباق سیاق دونوں اسکے خلاف واقعات اسکے خلاف اور خود قرآن کی صریح آیات کے خلاف ہے اب آپ ہی غور کریں کہ آیت قرآنی قابل اعتراض ہے یا خود آپکے اپنے مسلمات اور کتب مقدسہ جنکی رو سے وہ ایسے اعتقادات رکھتے ہیں۔؟

دوسرا جواب۔ میں بطور تنزل دشمن کے بلا دلیل دعوے کو تسلیم کرکے دیتا ہوں۔ مانا کہ حضرت آدم کی پسلی سے ہی حضرت حوا پیدا ہوئیں تھیں۔ مگر معترض ہمارا اس سے جو نتیجہ اخذ کرتا ہے وہ بالکل غلط۔ خلاف قیاس۔ خلاف علم صحیح اور تجربہ مشاہدہ اور قانون قدرت کے خلاف پڑا ہوا ہے۔ کوئی عقل سلیم اور فہم صحیح اسکو قبول کرنیکے واسطے تیار نہیں ہوگا۔ کیونکہ لڑکا یا لڑکی یا الفاظ دیگر بیٹا بیٹی یا ولد کے الفاظ کا اطلاق اسپر صادق آسکتا ہے کہ موجب قاعدہ مقررہ جو قانون قدرت نے مقرر کردیا ہے یعنی یہ کہ مرد اور عورت جب باہم ملیں یا نر و مادہ کی مجامعت ہو انکے نطفہ کے نتیجہ کو ولد یا بیٹا بیٹی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف نے اس اصول کو وہاں بیان فرمایا ہے جہاں نصاریٰ کے عقیدہ فاسدہ اتخاذ ولد کا رد کیا ہے کہ تم کیونکر خدا کا ولد مانتے ہو حالانکہ تم خدا کی جورو کے قائل نہیں ہو۔ یہ ایک صریح دلیل اس امر کی ہے جسکا ہر روز دنیا میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس دلیل کو توڑنا تو درکنار بلکہ اسکی رو سے خود معترض کا اعتراض ہی بے نام و نشان رہ گیا۔ کیونکہ اسکی ساری عمارت اعتراض صرف اس بات پر تھی کہ حوا کو حضرت آدم کی بیٹی بنا کر نتیجہ نکالنا تھا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ کس فلسفہ کی رو سے وہ حوا کو بیٹی قرار دیتا ہے۔ حالانکہ وہ بیٹیوں کی راہ سے آئی نہیں اور نہ ہی اسکا اس راہ سے کوئی تعلق۔ نہ وہ باپ کے نطفہ میں رہی اور نہ اپنی ماں کے رحم میں پرورش پائی۔ یہ عجیب ثبوت شاید ویدک فلاسفی میں بیان ہوا ہوگا۔ اور تو کہیں اب اس کا پتہ ملتا نہیں۔

اب تیسری ایک اور راہ ہے جس سے معترض کا اعتراض آپکو بالکل بے حقیقت نظر آئیگا اور اسکی قلعی بالکل کھل کر اسکا شیرازہ درہم برہم ہو جائیگا۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر زبان میں باہمی قرابت اور رشتہ داری کے قرب اور تعلق کو ادا بیان کرنے کیواسطے کچھ ایسے ہی الفاظ بولے جاتے ہیں جنکا اگر کوئی اپنی نادانی اور جہالت سے یہ حقیقی بھائی بہنوں کا مطلب لیکر حلال حرام کے مسئلے نکالنے لگ جاوے تو یہ اس کی غلطی ہے میں پہلے اول آپکو اسی قوم کے الفاظ سنانے چاہتا ہوں جن میں کا ایک سپوت معترض ہوا ہے۔

آپنے بھی سنا ہوگا کہ اہل ہنود میں جب کسی نائی یا برہمن کو کسی لڑکے یا لڑکی کی سگائی ناطہ کیواسطے روانہ کرتے ہیں تو عموماً عورتوں مردوں کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ کوئی اچھی ہڈی پسلی تلاش کرنا بعض لوگ یوں بھی بولتے ہیں اچھی کیوں نہ ہو اپنا خون جوش مارتا ہے۔ مسلمان چونکہ گوشت خور ہیں ان میں گوشت پوست کے الفاظ میں وہی مضمون تعبیر کیا جاتا ہے۔ غرض کل اقوام میں ایسے الفاظ اور محاورات موجود ہیں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ انت منی وانا منک۔ لحمک لحمی وغیرہ اسکے سوا کتب مقدسہ میں اس امر کا ثبوت ملتا ہے اور وہاں بھی صاف یہی محاورہ درج ہے چنانچہ توریت کتاب پیدایش باب ۲۹ آیت ۱۳ میں یوں بیان ہے کہ اور یوں ہوا کہ جب لابن نے اپنے بھانجے کی خبر سنی تب وہ اس سے ملنے کو دوڑا۔ اور اسکو گلے لگایا اور اسے چوما۔ اور اپنے گھر لایا۔ اور اسنے (یعقوب نے) لابن سے یہ سارا احوال بیان کیا اور لابن نے اسے کہا کہ تو سچ مچ میری ہڈی اور میرا گوشت ہے

غرض یہ تمام زبانوں اور تمام اقوام کے درمیان درمیان مشہور محاورات ہیں جن کا انکار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہی راز آیات قرآنی میں بعض دوسرے مقامات میں منکم وغیرہ الفاظ میں بیان ہوا ہے پھر اگر ایسا ذکر تفاسیر یا احادیث میں آیا ہے تو اسکا جواب بھی بحمد اللہ آگیا ہے۔ میرے خیال میں سوال کا کافی جواب ہو چکا ہے اب مجھے زیادہ طول دینے

احتیاط شرط ہے

تندرستی کا معاملہ بہت ہی نازک ہے ذراسی بے احتیاطی عمر بھر کیلئے روگ لگا دیتی ہے۔ باور کر لیجئے کہ آپ کی بھلائی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اور تندرستی حاصل کرنیکے لیے آپکو ادویات کا انتخاب نہایت احتیاط اور غور سے کرنا چاہیئے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ دہلی کے ہندوستانی دواخانہ میں ہر مرض کی پانچسو دوائیں جو یونانی اور ویدک طب کی ادویات کا انتخاب ہیں پورے اجزا سے طیار کرتا ہے۔ اور ضعف قلب و دماغ و جریان و سوزاک آتشک اور تمام انسانی امراض کی دنیا میں بہترین دوائیں اس میں طیار ہیں جن سے ہر مہینے صدہا مریض اچھے ہو رہے ہیں یہ کوئی اشتہاری کارخانہ نہیں اور اسکا اتنا بڑا کاروبار ہے۔ کہ یہ ہندوستان بھر میں سب سے بڑا دیسی دواخانہ ہے۔ نہایت واجبی قیمتوں پر یہ اس سبب سے ادویات فروخت کرتا ہے۔ یہ کسی کا ذاتی کارخانہ نہیں ہے۔ اور اس کی آمدنی مدرسہ طبیہ اور شفاخانہ دہلی کے لیئے ہے اور جناب حاذق الملک مدظلہ العالی اس کے سرپرست ہیں انہوں نے ازراہ حب وطن اپنے خاندانی مجربات بھی دواخانہ کو دے ہیں۔ تاکہ مدرسہ اور شفاخانہ کے ذریعہ سے تمام ملک کو فائدہ پہونچے یہ دوائیں لاکھوں مرتبہ آزمائشوں میں کامیاب اتر چکی ہیں آپ ایکدفعہ فرمائش دیکر دیکھئے تو ہی آپ ہمیشہ کے لیئے اس دواخانہ کے خریدار ہو جائیں گے تازہ فہرست ادویات مفت۔

خط و کتابت بنام **مینجر ہندوستانی دواخانہ دہلی** تار کا فی پتہ **میڈی سنز**

ہارمونیم باجے! ہارمونیم باجے!!

قیمت نہایت ارزان

نیچے ملاحظہ کیجئے

مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے خاص اپنے کارخانہ کے ساختہ چار اماری ورسیدین مین لگے ہین وزن بہت ہلکا لکڑی مضبوط خوشنما پالش جو کہ نہایت مدت تک خراب نہ ہو مشہور ولایتی کارخانہ کی بنی ہوئی لگائی جاتی ہین شرط واپسی اگر ناپسند ہو تو پہنچتے ہی بغیر استعمال کے واپس کر دیجئے۔ اور خراب نہ ہو جائے آرڈر کے ہمراہ عشر فی باجہ پیشگی آنا چاہئے۔ اور نزدیک ترین ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور لکھ دینا چاہئے۔ ہم اس کا دعوی کرتے ہین کہ نہایت عمدہ مال اتنی ارزان قیمت پر دوسرے تاجر کے ہان نہین ملیگا۔ قیمتیں: دستی ۳ اسٹاپ درجہ اول قیمت للعہ درجہ دوم للعہ سر دستی ۴ اسٹاپ درجہ اول قیمت عہ درجہ دوم للعہ ڈبل سرفولڈ ٹاپ ۴ اسٹاپ ہاتھ اور پاؤن سے بجایا جاتا ہے۔ قیمت درجہ اول للعہ درجہ دوم للعہ کشمیر کل لوڈنگ ہارمونیم ۴ سٹاپ صرف پاؤن سے بجایا جاتا ہے قیمت نا قیمت ۳ بغیر پاؤن کے للعہ

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

۴۳ فی صدی منافع۔ آج تک ۳	چراغ ہارمونیم فی ۔۔۔۔ ۱۲ر	ایجنٹوں کی ضرورت:۔ ہم کو ہر قسم باجے گھڑیان
سال بر مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ حصہ داران کو	راہبر ہارمونیم ۔۔۔۔ ۱۲ر	بائیسکل سلائی دیگر اپنی کی مشینین وغیرہ فروخت
تقسیم کیا ہے۔ ہر دعوت کامیاب ہو سکتے ہین اور	ہارمونیم استاد ۸ر کلید ہارمونیم ۸ر	کرنے کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ یا کہ ۲ر کا ٹکٹ
فارم شمولیت دربسکین مندرجہ ذیل سے طلب کرو۔	طبلہ سیکھنے کی کتاب ۔۔۔ ۵ر	بھیجکر قواعد مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کرو۔

تمام درخواستین و ترسیل زر بنام مینجر مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئین

محبوب اطفال دوسرا نام اسکاٹس ایملشن

کا جو ہزارون لاکھون تشخیص والدین نے اس فہرست کے صلہ میں دیا ہے اس نے ان کے بچون کی تندرستی کو قوی کیا ہے وہ ایسا خوش ذایقہ ہے۔ کہ بچے مزے سے پیتے ہیں۔ وہ بیمار بچون کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے فروخت کے لیے سب دوافروشون کے ہان موجود ہے۔ ہمیشہ اس نشان ماہی گیر ایملشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمیسٹ

لنڈن۔

الصدق ینجی والکذب یہلک

راستی موجب رضائے خدا است کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست

کشتہ جریان

جریان ایک ایسی بلا ناگہانی دشمن جانی ہے۔ کہ کل لذات زندگی اس کی وجہ سے جاتی رہتی ہے۔ اسکے سبب سے جو بیماریان پیدا ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ مالیخولیا نسیان۔ مراق کمی خون دل کا دھڑکنا بدن کا دبلا پن استرخا خفتین نقصان شہوت جماع درد کمر سر کا چکرانا۔ ہاتھ پاؤن کی سوزش غمگینی ناامیدی۔ کسل خوف وحشت۔ بیخوابی آواز میں ضعف بینائی کا کم ہونا کانون میں آواز قبض ہضم کی خرابی وغیرہ اس جانستان مرض کے لیے ہم نے ایک کشتہ بہت محنت اور کوشش سے طیار کیا ہے جسکو بہت سے مریضون نے آزمایا ہے۔ اور خدا تعالے کے فضل سے مفید پایا ہے۔ جو صاحب چاہین ہم سے منگوا سکتے ہین۔ بلحاظ فواید اور محنت کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر ایک فایدہ اٹھا سکے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ جو آدمی غریب ہو۔ للعہ

خدا سے ڈر کر لکھے گا۔ کہ میں غریب ہون اس کے ساتھ رعایت کی جاویگی۔ انشاء اللہ تعالے۔ راقم۔

عبدالرحمن کاغانی احمدی قادیانی شفاخانہ خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب ضلع گورداسپور۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہارون کی گرم بازاری مضمون کی تیز طراری مریضون کی آہ زاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے۔ کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام باتون سے نہین چلتا ہے۔ ہم ہر دوا مفت دیتے ہیں۔ اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دونون مختلف قسم کی بدکاریون کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض کے لیے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالے فوراً دفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کیلئے مفید ہے۔ ہمارا یہ کام نہ تہا۔ کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے۔ اول مفت منگائے۔ پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائے۔ قیمت فی بکس عہ

طلاء طلسمی۔ پیرانہ سالی کے آثار اور جوانی کی غلط کاریون سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء طلسمی پر فائدہ اٹھاوین۔ اور معجون طلسمی کھائیں۔ انشاء اللہ وہ اسکو پائے۔ قیمت چھ ماشہ (عہ)

سرمہ سلیمانی۔ آنکھون کی کل بیماریون کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان۔ دانتون کی کل بیماریون کو دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۸ر

المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ
بلب گڑھ ضلع دہلی

اسلام میں معمولی مذاہب سے زیادہ کیا بات ہے

اگرچہ زمانہ مذہبی جنگوں کا زمانہ ہے اور ہر ایک شخص خواہ تہذیب سے اور خواہ غیر تہذیب سے یہی کوشش کر رہا ہے۔ کہ اپنے مذہب کی حقانیت دوسروں پر ظاہر کرے لیکن یہ عجیب خدا کی قدرت ہے کہ باوجودیکہ ہمارے اس زمانہ میں ہزارہا مذاہب پھیل رہے ہیں مگر بجز اسلام کے ہر ایک مذہب صرف اپنی خشک منطق سے خدا کو ثابت کرنا چاہتا ہے۔ یہ نہیں کہ خدا اس مذہب کے پیروؤں پر اپنا چہرہ آپ ظاہر کرے پس دوسرے مذاہب گویا اپنے خدا پر احسان کر رہے ہیں کہ اسکے گم گشتہ وجود کا محض اپنے زور بازو سے پتہ لگانا چاہتے ہیں مگر طالب حق ایسے خدا یا پرمیشر سے تسلی نہیں پا سکتا جس پر اسقدر کمزوری اور ناتوانی غالب ہے۔ کہ ایک بیجان چیز کی طرح اپنے ظہور اور بروز میں دوسرے کے ہاتھ کا محتاج ہے ظاہر ہے کہ جب تک خدا اپنے وجود کا آپ پتہ نہ دیوے اور اپنی انا الموجود کی آواز سے اپنی ہستی کو آپ ظاہر نہ کرے تب تک انسان کا صرف اپنا یکطرفہ خیال ... کہ خدا موجود ہے کب کسی دل کو پورے یقین تک پہنچا سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ تمام اعمال حسنہ کی بنیاد یقین ہے اور یقین ہی کے پاک چشمہ سے نیک اعمال نشو و نما پاتے ہیں خدا کا وجود ایسا عمیق در عمیق اور نہاں در نہاں ہے۔ کہ بجز خدا کے ہی ہاتھ کے جلوہ نما نہیں ہو سکتا۔ اور خدا کی سچی اطاعت اور صدق اور خالص محبت اور وفاداری کا سبق وہی کتاب دے سکتی ہے۔ جس کے آئینہ میں سے خدا خود اپنا چہرہ نمودار کرتا ہے یہ قدرتی امر ہے کہ انسان خدا کی راہ میں پوری وفاداری دکھلا نہیں سکتا۔ نہ گناہ سے باز آ سکتا ہے۔ جب تک پورے یقین کیساتھ خدا کی ہستی اور اسکی عظمت اور جلال ظاہر نہ ہو اور بجز اس کے کوئی کفارہ انسان کو گناہ سے روک نہیں سکتا۔

پس گناہ سے محفوظ رہنے اور صدق اور وفاداری اور محبت میں ترقی کرنے کیلئے جس امر کو تلاش کرنا چاہیئے وہ محض اسلام میں موجود ہے نہ کسی اور مذہب میں اور اس سے میری مراد وہ نشان ہیں جو تازہ بتازہ ہمیشہ اسلام میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کا وجود جو اس زمانہ میں ایک حل طلب معمہ کی طرح ہو رہا ہے۔ اور اسکے چمکتے ہوئے جوہر دہریت کے خیال نے ہزارہا گرد و غبار ڈالدیئے ہیں اس پاک جوہر کی چمک ظاہر کرنیکے لیئے اسی کے نور سے تازہ نشان ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ اور نوع انسان کی نجات اسی چمک پر موقوف ہے۔ نہ کسی اور بناوٹی منصوبہ پر۔ جس صلیب پر عیسائیوں کا بھروسہ ہے وہ گناہ سے تو نہیں چھڑا سکی لیکن خدا کی راہ میں نیک کاموں کے بجا لانے سے چھوڑا دیا اور سست کر دیا ہے اور اس سے بڑھکر اور کیا گناہ ہوگا کہ ایک عاجز الشان کو خدا کی جگہ دیگئی ہے اور دنیا کے لیئے سب کچھ کیا جاتا ہے۔ لیکن خدا کے راہ میں ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ گئے ہیں اور ان کے نزدیک جو کچھ ہے یہی کفارہ ہے اور اس سے آگے خدا کی راہ کی تلاش کی ضرورت نہیں اور وہ اپنے خیال میں ایسی منزل پر پہنچ گئے ہیں جو آخری منزل ہے پس کوئی ڈاکو کسی کو ایسا نقصان نہیں پہنچا سکتا جیسا کہ اس کفارہ نے انکو پہنچایا ہے۔ اور اس پوشیدہ طاقت سے وہ لوگ بالکل بیخبر ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ اگر چاہے کہ یکدم میں ہزار مسیح ابن مریم بلکہ اس سے بہتر پیدا کر دے چنانچہ اس نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے ایسا ہی کیا مگر یہ اندھی دنیا اسکو شناخت نہ کر سکی وہ ایک نور تھا جو دنیا میں آیا اور تمام نوروں پر غالب آگیا اس کے نور نے ہزاروں دلوں کو منور کیا۔ اور اسی کی برکت کا یہ راز ہے۔ کہ روحانی مدد اسلام سے منقطع نہیں ہوئی بلکہ قدم بقدم اسلام کے ساتھ چلی آتی ہے۔ ہم ایسی تازہ بتازہ برکتیں اس نبی کے دائمی فیض سے پاتے ہیں۔ کہ گویا اس زمانہ میں بھی وہ نبی ہم میں موجود ہے۔ اور اس وقت بھی اسکے فیوض ہماری ایسی ہی رہنمائی کرتے ہیں جیسا کہ اس پہلے زمانہ میں کرتے تھے۔

اس کے ذریعہ سے ہمیں وہ پانی ملا ہے جس کی ضرورت ہر ایک پاک فطرت محسوس کر رہی ہے۔ وہ پانی بڑی سرعت سے ہمارے ایمانی درخت کو نشو و نما دے رہا ہے۔ اور ان مشکلات سے ہم نے رہائی پائی ہے۔ جس میں دوسرے لوگ گرفتار ہیں اور اگر کسی کو ہم میں سے ابتدائی مرحلہ میں مشکلات معلوم بھی ہوں مگر وہ ایسی نہیں ہیں جو آگے قدم بڑھانے سے مغلوب اور رفع نہ ہو سکیں اسلام میں آگے قدم بڑھانیکا وسیع میدان ہے۔ نہ یہ کہ آریوں کی طرح تمام دین اس پر ختم ہے۔ کہ ایک بدی کا ارتکاب کر کے پھر اسی زندگی میں اس بدی کے تدارک کا راہ مسدود ہے* جب تک کہ بیشمار جونیں بھگتی جاویں اور نہ عیسائیوں کی طرح آخری دوڑ صرف مسیح کے کفارہ تک ہے ہم ایسے تنگ خیالات ہرگز عزت اور قدر کے لائق نہیں۔ کہ انسانی قویٰ کو یا تو سراسر بیکار ٹھہراتے ہیں یا انکو معطل رہنے کی تعلیم دیتے ہیں اور بجز نتیجہ کچھ نہیں۔ (باقی)

---

* جبکہ آریوں کے نزدیک دنیا سزا کا گھر ہے۔ اور کسیقدر جزا کا بھی پس نیکی کے بدلہ کا گھر تو ایک [illegible] مثلاً جو اپنے گناہ کی شامت سے کتا بنایا جائے چاہیئے تھا کہ وہ سزا بھگت کر فی الفور دنیا میں بجائے کتے کے آدمی بنالیا جاتا تا جو [illegible] لوگ بچشم خود دیکھتے اور تناسخ کا قطعی ثبوت ملتا کسقدر یہ فضول بات ہے کہ سزا تو اسی دنیا میں دیگئی تھی۔ اور نیز ایک جون کے عوض میں دوسری جون بھی اسی دنیا میں ملتی تھی پھر ناحق روح کو نکال کر کہیں کا کہیں لے گئے اس بیجا کارروائی سے فائدہ کیا ہوا۔ جب کہ آخر سزا کے لیئے پھر دنیا میں واپس آنا پڑا۔ کیا بیجا دید و دیا ہے؟ منہ

دارالامان میں عیدِ اضحیٰ

۲۲ - دسمبر ۱۹۰۹ء کو دارالامان میں عید اضحیٰ کی نماز پڑھی گئی خلفاء اسلام کے زمانہ میں حج کا اجتماع بہت ہی قومی بھلائیوں کا ذریعہ ثابت ہوتا تہا۔ ملک کے مختلف حصوں سے لوگ جمع ہوتے تہے۔ اور خلیفہ وقت کو خود انکے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقعہ ملتا تہا اور مختلف شہروں میں کے لوگوں سے وہاں کے عمال اور حکام کے متعلق کو نفیذ شئی حالات معلوم کرتا تہا۔ اور خود اپنی ذات کے متعلق بہی لوگوں کے خیالات کا اندازہ کرنے کا اسے موقعہ ملتا تہا۔ خلیفہ خود امیر الحج ہوتا تہا۔ یا اپنے ارکان حکومت میں سے کسی کا انتخاب کرتا تہا اور خطبہ میں خلیفہ کے مفاخر اور محاسن کیساتہ اسکی اطاعت اور فرمان پذیری کی تعلیم ہوتی تہی۔ اب جبکہ خلافت روحانی کے سلسلہ میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کو عید کی نماز پڑھاتے ہوئے اور خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہی زمانہ یاد آجاتا ہے۔

چونکہ یہ خلافت روحانی ہے۔ اور سلطنت کیساتہہ بجز موجودہ با امن حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری اور وفاداری کے ہمیں کوئی واسطہ نہیں اسلیئے خلیفۃ المسیح کو ضرورت نہیں کہ وہ عمال کے حالات معلوم کرے اور اپنی ذات کی نسبت لوگوں کے خیالات کا اندازہ کرے نیکی بہی کوئی حاجت نہیں جب کہ اسکے ہاتہہ پر بیعت الطوت وارشاد کرنیوالوں نے اسے بے نفس اور باخدا امام یقین کرکے ہاتہہ رکہا ہے۔ اور آج سے نہیں کہا سال سے اسے ماننے والے جانتے ہیں۔ کہ اسکی طبیعت میں مخلوق کی طرف سے بلحاظ اپنی احتیاجوں کے استغنیٰ اور بلحاظ اسکی ہمدردی کے اضطراب ہے بہرحال حضرت نے عید کی نماز کی دو رکعت پڑھانے کے بعد خطبہ پڑھا جسے اگلی اشاعت میں انشاءاللہ تعالیٰ شائع کر دیا جائیگا۔

خطبہ میں آپ نے عید کی فلاسفی بتائی اور کل اقوام عالم میں کسی نہ کسی رنگ میں میلوں اور عیدوں کے منانیکے رواج کا ذکر کیا اور اسے گونہ انسان کا ایک فطرتی رجحان بتاکر عیدین یا اسلامی میلوں کی خصوصیت بتائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میلوں کے رنگ میں کسقدر تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے اصولوں کی تعلیم اور پہر عملی تعلیم دی ہے۔

پہر اسلام نے اپنی عبادات کے ذریعہ کسطرح پر وحدۃ کو قائم کیا ہے اسکی توضیح فرمائی کہ اہل محلہ ہر نماز میں اور شہر والے جمعہ کے دن پہر عیدین میں ارد گرد کے دیہات والے بہی جمع ہو سکتے ہیں۔ اور بالآخر حج میں روئے زمین کے مسلمانوں کے جمع ہونے کا موقعہ ہے۔ چونکہ عید قربان کا خطبہ تہا اسلیئے آپ نے خطبہ میں قربانی کی حقیقت اور فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نہ گوشت کا بہوکا ہے اور نہ وہ لہو کا خواہشمند وہ خود کہانا دیتا ہے اسکو کوئی کہانا نہیں دیتا اسلیئے وہ ان چیزوں کا خواہشمند نہیں بلکہ یہ تو ایک تصویری زبان ہے۔ اور اس کے ذریعہ ایک اور بات کی تعلیم مقصود ہے جسکا نام تقویٰ ہے۔ اور جو اسلام کا مغز اور جان ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها ولکن یناله التقوى منکم۔

اسلام کا مفہوم یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیلئے گردن رکہدے پہر فطرۃ انسانی کی بنا پر آپ نے کل دنیا میں قربانی کے مسئلہ کی عملی تسلیم کا ذکر کیا اور بتایا کہ انسان کی فطرۃ میں یہ امر داخل ہے۔ کہ ادنیٰ اعلیٰ کے لیے قربان ہوتا ہے اس امر کو تفصیل کیساتہ بیان کیا اور ضمناً ان لوگوں کے اعتراضوں کا جواب سمجہایا جو مسئلہ قربانی پر کرتے ہیں۔ پہر قربانی کے اصل سبب محبت کی حقیقت بتائی کہ کس طرح پر انسان محبت کے کرشموں کی نذر جان تک کر دیتا ہے پہر محبت کی جڑ یعنی حسن اور احسان بتاکر اپنے خطبہ کی سورہ فاتحہ میں بیان کردہ صفات الٰہی کی تصریح فرمائی اور عبادت کا مغز بتایا کہ کیا ہے۔ اور عبادت کے اصولوں سے واقفیت کیلئے ضرورت نبوت پر بحث کی اور پہر نبی کی محبت کے مقابلہ میں دنیا کے باقی محبوبوں کی محبت کی قربانی کی ضرورت بتائی کہ انسان کامل الایمان اس حالت میں ہو سکتا ہے جب کہ اللہ کے رسولوں اور اسکے خلفاء اور نواب کے حضور اپنی محبت کے تعلق کو کامل کرکے اور سچی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرے۔ پہر نبوت کے کام کے ضمن میں واعظین کی حالت کا ذکر کرکے سچے واعظین کا معیار بتایا۔ کہ یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتٰب والحکمة کی صفات کا مصداق ہو۔

ایسے پاکباز لوگوں کی صحبت اکسیر ہوتی ہے۔ اور اس طرح پر کونوا مع الصادقین پر عمل کی ضرورت سمجہائی پہر اسی سلسلہ ذوق میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے تذکرہ کی نوبت آئی۔ اور بندگان دین اور حضرت مسیح موعود مغفور کے تذکرہ اور واقعات سے ان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوها کی صداقت کو ظاہر کیا اور اس طرح پر سورۃ فاتحہ کی ایک لطیف تفسیر فرما کر بالآخر قربانی کے مسائل بتائے۔ اور توفیق عمل کی دعا پر خطبہ کو ختم کر دیا۔

چونکہ جلسہ سالانہ کے التوا کا اعلان ہو چکا تہا۔ اسلیئے بہت تہوڑے لوگ جو عید کے موقعہ پر پہونچ سکے شامل ہوئے۔

عرفہ کے روز حضرت نے خصوصیت سے دعاؤں کیلئے تاکید فرمائی۔ اور آپ نے حاضرین اور غائبین کے لئے ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں کیں آپ دعائیں تو چلتے پہرتے اٹہتے بیٹہتے جماعت کیلئے کرتے ہیں مگر جس غرض کے لئے میں نے ان دعاؤں کا ذکر کیا ہے وہ صرف ایک بات کا احباب تک پہونچانا ہے اور میری غرض جماعت کی اس محبت کو جو وہ اپنے امام کیساتہ رکہتی ہیں بڑہانا ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے دعا کی ہے کہ یا رب العالمین میری یہ دعائیں جو میں اپنی جماعت کے لئے کی ہیں انکو عازمان حرم کی دعاؤں میں ملا کر قبول کر جو منیٰ کے مقام پر تیری حمد اور تکبیر کرتے ہیں" یعنی حضرت کے الفاظ کا مفہوم ادا کیا ہے یہ دعا کا ایک نیا طریق ہے جو اپنے طرز عمل سے حضرت نے ہمیں بتایا۔ غرض دارالامان کی عید خدا کے فضلوں کا ایک نمونہ تہی اور خدا کا احسان ہے کہ دنیا میں صرف ایک ہی جماعت ہے۔ جس کے لئے اسکا امام خدا تعالیٰ کے حضور ایسے رنگ میں ہاتہہ اٹہاتا ہے۔ جو اسی کا حصہ ہے۔ اور جسکی قبولیت کی اسے بشارت ملی ہے۔ وللہ الحمد بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حق میں ہمارے امام کی دعاؤں میں بیش از بیش برکت عطا فرمادے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اسکی راہ میں کامیاب کارزار ہوں اور مردود نہ ہوں آمین ثم آمین *

مختصر نوٹ

انجمن ارشاد

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں حضرت مغفور کے اعلان معیار الاخیار پر توجہ دلائی گئی تھی اللہ تعالےٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ ربہ کے دل میں ایک تحریک پیدا کی اور آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد اور ہدایت کے ماتحت ایک انجمن قائم کی جسکا نام ارشاد ہے اس انجمن کے ممبروں نے قرآن مجید کا درس اس رنگ میں شروع کیا ہے۔ کہ مخالفین اسلام نے جو جو اعتراض قرآن مجید کی تعلیم پر کئے ہیں انکے حقیقی جواب ساتھ ساتھ بیان کئے جائیں یا جو اعتراضات وہم میں آسکتے ہیں یہ درس جمعرات اور پیر کے دن ہوتا ہے۔ وہ نہایت دلچسپ سمان ہوتا ہے۔

پھر یہ بھی اسکے اغراض میں داخل ہے کہ مہینے میں کسی ایک مضمون پر ایک مفصل مضمون پڑھا جاوے چنانچہ ۱۷۔ دسمبر کو مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے کفارہ پر ایک مبسوط اور مکمل مضمون پڑھا مضمون کے پڑھے جانیکے بعد اس پر بحث ہوئی اور بعض مفید امور کی طرف جو اس مضمون میں داخل کرنیکے قابل ہیں۔ اشارہ کیا گیا ایسا ہی انجمن ارشاد کا یہ بھی منشا ہے۔ کہ وہ دینی کتب میں امتحان کے سلسلے کو جاری کرے ان پاک اغراض اور مقاصد کو لیکر یہ مجمع حضرت مغفور کی خواہش کو پورا کرنیکے لئے قائم ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے انکے پاک ارادوں میں کامیاب کرے آمین ؛

ہمارا قومی نام

گذشتہ مردم شماری کے موقعہ پر حضرت مغفور نے اپنی جماعت کو احمدی جماعت کے نام سے موسوم فرمایا تھا۔ اور کاغذات سرکاری میں یہ نام لکھا گیا۔ بعض قومی ضرورتوں کیوجہ سے جنکا اثر ہماری جماعت کے تمام افراد پر پڑتا ہے۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہر احمدی اپنے نام کیساتھ ہر تحریر میں وہ سرکاری ہو یا غیر سرکاری احمدی کا لفظ ضرور لکھدیا کرے اسکے فوائد تجربہ بتلائے گا مجھے یہاں کسی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک ادنیٰ درجہ کا فائدہ تو یہی ہے۔ کہ باہم تعارف اور تعلقات کے بڑھانے کا بھی ذریعہ ہوگا۔ اور ہر ایسی تحریر جہاں کسی احمدی کے ہاتھ سے گذریگی۔ اسے معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ شخص اسکا بھائی ہے۔ اور روحانی طور پر وہ ایک ہی باپ کے دو بیٹے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ احمدی بھائی میرے اس مشورہ کو قدر کی نظر سے دیکھکر عمل کرنا ضروری سمجھینگے۔

لاہور میں اسلامی لیکچرز

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے کہ لاہور میں ۲۹ و ۳۰ و ۳۱۔ دسمبر ۱۹۰۹ء کو اسلامی ہوں پروگرام پہلے شائع ہو چکا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے نام سے شائع ہوا ہے قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ لیکچرز بصورت رسالہ بھی شائع ہونگے۔

خلیفۃ المسیح کے ارادے

حضرت خلیفۃ المسیح اشاعت اسلام کیلئے اپنے دل میں کس قسم کا جوش رکھتے ہیں اسکا اندازہ تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے اور آپکے ارادوں سے وہی واقف ہے۔ مگر قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا۔ حضرت کے بعض کام ان باتوں کی خوشبو دے رہے ہیں جو آپکے پیش نظر ہیں عید کی تقریب پر لاہور سے بعض طالبعلم بھی آئے ہوئے تھے جو مختلف کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور وہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے فرزند ہیں حضرت نے انہیں سے بعض کو ارتجالاً تقریر کیلئے حکم دیا۔ انہوں نے تعمیل ارشاد کی اور یہ دیکھکر بہت خوشی ہوئی کہ وہ قومی ضرورتوں اور سلسلہ کی اشاعت کے قیام کا احساس رکھتے ہیں اور قرآن کریم کے حقایق کیساتھ ایک دلچسپی اور مذاق ایسے نوجوان خدا کے سلسلہ کے لئے مفید اعضا ثابت ہوں اور وہ ہماری قوم کے لئے مبارک وجود بنیں۔ آمین حضرت کے اس فعل سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ آپ اپنے نوجوانوں سے چاہتے ہیں کہ انکی تعلیمی ترقی انکی مذہبی استحکام اور رسوخ میں مارج نہ ہو اور انکے خیالات کی طمح پرواز کا مرکز اسلام ہو۔ ہمارے نوجوان اپنے فرائض کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت امام کی خواہش کو پورا کرنا اپنی سعادت سمجھیں گے۔

مُنَاجَاتِ نَاصِر

میرے محترم مخدوم حضرت میر ناصر نواب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ذیل کی مناجات نہایت جوش اور اخلاص سے بجناب باری کی ہے اور وہ فی الحقیقت اس قابل ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں اسلئے درج ذیل کیجاتی ہے ؛ ایڈیٹر

میں مشکلات میں ہوں مشکلکشا تو ہی ہے
محتاج ہوں میں تیرا حاجت روا تو ہی ہے

دکھ درد ہیں ہزاروں کس کس کا نام لوں میں
بندہ ہوں میں تو عاجز میرا خدا تو ہی ہے

بھیجے رسول تیرے بھیجی تری کتابیں
سب گمرہونگے لیکن اک رہنما تو ہی ہے

صدہا طبیب حاذق لاکھوں ہی ہیں کتابیں
لیکن مرے بیمارے دل کی دوا تو ہی ہے

کچھ بھی ہمیں تو آتا تجھ بن نظر نہیں ہے
پوشیدہ بھی تو ہی ہے اور برملا تو ہی ہے

تیرے سوا نہیں ہے دلدار کوئی ہرگز
قربان جس پہ دل ہو وہ دلربا تو ہی ہے

ہو باپ یا کہ ماں ہو بیوی ہو یا کہ بیٹا؟
ہیں چار دن کے ساتھی لیکن سدا تو ہی ہے

جو تیرے پاس آیا اس نے ہی لطف پایا
کل بیوفا ہے دنیا با وفا تو ہی ہے

جس نے نہ تجھکو دیکھا بیشک نرا وہ اندھا
آنکھوں کا نور تو ہی دل کی ضیا تو ہی ہے

نیکو کو نیک رستہ دکھلا رہا ہے تو ہی
ہاں فتنہ جو کیلئے بس فتنہ زا تو ہی ہے

جس خوش ادا پہ ہوتے قربان ہیں سب رنگیلے
میں تیرے منہ کے صدقے وہ خوش ادا تو ہی ہے

توفیق بھی ہے تیری یا ملک ہے تجھکو کوئی۔
ہر چیز کی ہی قیمت اک تجھ بہا تو ہی ہے

ڈر ہے تو تیرا اڈر ہے امید ہے تو تجھ ہی
ہے جائے خوف تو ہی ہے رجا تو ہی ہے

جس دل کا تیرے غم میں ہوتا ہے خون پیارے
انجام کار اسکا بس خون بہا تو ہی ہے

ناصر کی کر مدد تو تیرا ہے نام ناصر
منظور عاجزوں کی کرتا دعا تو ہی ہے

انجمن احمدیہ بلوچستان

بعض طبیعتیں ایک خداداد مستعدی اور ہمت لیکر دنیا میں آتی ہیں اور ان میں کام کرنیکے لئے ایک خاص جوش ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ہمارے معزز بھائی چوہدری غلام احمد صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات لورالائی ہیں جو حال میں دہلی سے تبدیل ہو کر گئے ہیں انہوں نے بلوچستان میں باضابطہ احمدی انجمن قائم کرنیکے لئے کوشش کی ہے۔ اور ایک سرکلر لیٹر ان احباب کو جنکے نام انہیں معلوم ہو سکے ارسال کی ہے۔ مگر ابھی معلوم نہیں کہ بلوچستان کے مختلف حصوں میں کہاں کہاں احمدی ہیں۔ اسلئے انہوں نے بذریعہ اخبار چاہا ہے کہ اس چٹھی کو شائع کر دیا جاوے تاکہ جن احباب کو ابھی تک معلوم نہیں۔ وہ بذریعہ خطوط چوہدری صاحب موصوف کو انجمن مذکور کے قیام کے لیئے مدد دیں یہ ارادہ نہایت مفید اور مبارک ہے۔ خدا تعالےٰ چوہدری صاحب کو جزائے خیر دے وہ چٹھی یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ برادران! میں ستمبر گذشتہ سے دہلی سے تبدیل ہو کر بلوچستان میں آیا ہوں مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منسلک ہونیکا فخر مدت سے حاصل ہے مگر یہ معلوم کر کے کہ بلوچستان میں کسی جگہ انجمن احمدیہ باقاعدہ نہیں ہے۔ اور اس علاقہ میں احمدی احباب بھی بہت ہی کم ہیں افسوس ہوا ہے۔ تاریخ آمد سے ہی میرے دل میں یہ خیال جوش زن ہے کہ اگر جگہ جگہ نہیں تو کم از کم کل بلوچستان کیلیئے ایک باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم کیجاوے اور کل احمدی احباب موجودہ علاقہ بلوچستان کی ایک مکمل فہرست تیار کیجاوے اور جو فوائد اس سے مترتب ہو سکتے ہیں انکے حصول کی سعی کیجاوے اب تک مجھے صرف چند احمدی احباب مندرجہ فہرست مشمولہ کے علاقہ بلوچستان میں ہونیکا پتہ لگا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کی خدمت میں چٹھی ہذا کی ایک نقل بھیجی جاتی ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ ہر ایک بھائی اس معاملہ میں اپنی رائے سے مجھے بواپسی مطلع فرماویگا۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ انجمن کا صدر مقام کہاں ہو اور کارکن کون۔ انجمن مجوزہ کو کامیاب بنانیکے لیئے ایک مخلص اور پر جوش سکرٹری کی ضرورت ہے جو کسی صدر مقام پر رہائش رکھتا ہو اور خط و کتابت انجمن کے لیئے اسکے پاس کافی وقت بھی ہو میرا خیال تھا کہ اس کام کیلیئے مولوی عبد الغنی خان صاحب سررشتہ دار اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ لورالائی نہایت موزوں ہونگے۔ مگر افسوس کہ وہ کچھ عرصہ کیلیئے محکمہ بندوبست میں باہر چلے گئے ہیں۔ اب ہمیں اس منصب کے لیئے کسی اور صاحب کی تلاش کرنی چاہیئے میں اس عریضہ کو فی الحال لمبا نہیں کرنا چاہتا صرف بھائیوں کی آمادگی معلوم کرنا چاہتا ہوں بعد میں سب کی مشفقہ رائے سے کل امور متعلقہ احسن طور پر طے ہو جاوینگے مشمولہ فہرست کے علاوہ اور احمدیوں کی بلوچستان میں موجود ہونیکا اگر کسی صاحب کو علم ہو تو وہ براہ نوازش ان میں سے ہر ایک کا نام اور پورا پتہ جواب کے ہمراہ لکھ بھیجیں جو بھائی سکرٹری کا کام کرنیکے اہل ہوں وہ اس بار کو اٹھانیکی امداد کی ظاہر فرما دیں میں خود اس عہدہ جلیلہ کے فرائض بجا لانا اپنا فخر سمجھتا مگر معذور ہوں نہایت عدیم الفرصت اور ہمیشہ خانہ بدوش ہوں میرا ہیڈ کوارٹر بے نام لورالائی میں مقرر ہے۔ مگر دو دو مہینے تک مجھے ہیڈ کوارٹر پر واپس آنا نصیب نہیں ہوتا۔ میں ضلعوں ژوب لورالائی اور سیبی میں دورہ کرنا پڑتا ہے البتہ سیکرٹری کو ہر طرح سے مدد دینے کیلیئے جہانتک میری طاقت میں ہوگا تیار ہونگا آپکے جواب کا منتظر

غلام احمد انسپکٹر ڈاکخانجات مشرقی بلوچستان لورالائی

میری آواز پر لبیک

میں نے الحکم کی گذشتہ اشاعت میں الحکم اور لنگر خانہ کے متعلق تحریک کی تھی اس تحریک سے متاثر ہو کر میرے مکرم اور نہایت ہی مخلص بھائی شیخ ہاشم علی صاحب نے جو خط لکھا ہے اسے میں چھاپ دیتا ہوں شیخ صاحب سلسلہ کے فدائیوں میں سے ہیں اور انکی خدمات قابل رشک ہیں ہر تحریک پر سب سے اول لبیک کہنے کیلئے ہمیشہ مستعد رہتے ہیں۔ میں بجز اسکے اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور جس طرح پر وہ مہمات دین کیلئے بیقرار دل رکھتے ہیں انکی ضروریات کے لئے وہ غیب سے سامان مہیا کرے آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ الحکم مطبوعہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء ۲۵ کی رات کو مجھے ملا اور اسیوقت پڑھا لنگر خانہ کے قرض کو دیکھ کر سخت صدمہ پہنچا صرف دو روپے جو میرے پاس تھے بقول حضور مغفور علیہ السلام۔ لطف کن ما را نظر بر اندک بر ما مبین نہایت شرمساری سے آج کی ڈاک میں روانہ کر دیئے ہیں اسوقت میرے پاس اور کوئی پیسہ نہیں۔

امداد الحکم کے متعلق صورت دوم مجھے منظور ہے فہرست کتب کے ملنے اور تنخواہ وصول ہو جانے پر انشاء اللہ تعالیٰ دس روپیہ کی کتابیں کتب خانہ الحکم سے ضرور منگاؤنگا۔ اگر قوم ان مشکلات کو اپنی ذاتی مشکلات اور قرض کو اپنا ذاتی قرض سمجھے تو یہ مرحلہ باسانی طے ہو جانیکے علاوہ ہمیشہ کیلیئے فارغ البالی ہو سکتی ہے۔ یہ موقعہ صرف حصول ثواب کے لیے ہمیں دیئے جاتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کے خزانہ غیب میں کسی چیز کی کمی نہیں اور وہ ذات پاک ہر وقت ہماری کفالت کیواسطے تیار ہے اے میرے پیارے خدا۔ اے میرے مولا مشکلکشا۔ الحکم کو مالی مشکلات سے جلد نجات دے اور لنگر خانہ کا قرض

آریہ سماج کی خطرناک پولیٹیکل تعلیم

معزز ہمعصر جیون تت نے مندرجہ بالا عنوان پر ایک مضمون شایع کیا ہے جو ناظرین الحکم کی دلچسپی اور وسعت معلومات کے لئے درج کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

انسانی سوسائٹی میں تعلیم کا ہونا ضروری ہے لیکن جہاں ہمارے ملک کو جائز اور نیک اصولوں پر مبنی پولیٹیکل تعلیم کی ضرورت ہے وہاں ناجائز اور بد اصولوں پر مبنی پولیٹیکل تعلیم کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی انسان یا سوسائٹی کی طرف سے ایسی تعلیم پھیلائی جاتی ہو تو ایسے طشت از بام اور اسکے دفعیہ کے لئے کوشش کرنا انسانی سوسائٹی کے خیر خواہوں کے فرض میں داخل ہے اسی پاک فرض کو پورا کرنے کی غرض سے آریہ سماجیوں کی طرف سے سخت مخالفت سہکر بھی ہم لوگ ابتک اسکی ناجائز اور بد تعلیم کو اصلی روپ میں ظاہر کرنیکی کوشش کرتے رہے ہیں۔ یہ خدمات کیا ہیں اور کس قدر گورنمنٹ دونوں کے لئے کسقدر مفید ہیں اسکا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر شیام جی کرشن ورما

نہ صرف اس ملک میں بلکہ دنیا کے تمام مہذب ملکوں میں کرشن ورما کا نام اچھی طرح مشہور ہے یہ ایک ذی علم آدمی ہیں۔ ولایت میں یونیورسٹی کے سنسکرت کے پروفیسر رہ چکے ہیں ایم۔ اے ڈگری یافتہ ہیں انگریزی فرنچ وغیرہ کے عالم ہیں۔ اس ملک کی کئی ریاستوں میں دیوان رہ چکے ہیں اجمیر میں برسوں بیرسٹری کا کام کرتے رہے ہیں۔ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند کے سب سے پرانے اور مشہور چیلے ہیں وہ ان کے بہت شردھاوان پیرو اور بیشواس کے پورے پاتر رہے ہیں۔ پنڈت دیانند نے انہیں اپنے جیتے جی اپنی جائداد کے ٹرسٹیوں میں سے ایک ٹرسٹی اور اپنی پروپکارنی سبھا کا ایک ممبر مقرر کیا تھا وہ دیانند کے ایک خاص الخاص شش کر مددگار رہے۔ انکی نسبت بہت سے آریہ سماجیوں کا یہ خیال تھا کہ انکے گرو کے مرنے کے بعد وہی ان کے گدی نشین ہونگے یہی کرشن ورما صاحب اب پیرس میں رہتے ہیں۔ اور ہماری گورنمنٹ کے ایک مشہور دشمن ہیں

بانی آریہ سماج کی پولیٹیکل تعلیم

مسٹر شیام جی کرشن ورما بیان کرتے ہیں۔

"آریہ سماج کے بانی کی نسبت ہمارے دل میں جسقدر گہری عزت ہے۔ اسکا اسبات سے بھی ثبوت ملسکتا ہے۔ کہ ہمنے چند سال ہوئے دیانند انڈین ٹریولنگ فیلوشپ کے نام سے اپنی سکیم انکی یادگار قائم کی تھی۔ ان دنوں ہم خود جسکا پولیٹیکل کام کر رہے ہیں۔ اسکی بہت کچھ تعلیم ہمیں سوامی دیانند سے ہی شروع شروع میں حاصل ہوئی تھی۔ اور ہمارے خیال میں وہی پہلے شخص تھے جو انڈیا میں پولیٹیکل تعلیم اور مذہبی آزادی کے پیغمبر تھے۔ وہ ایک سچے قوم پرست تھے اور ہم جوش کیساتھ یہ یقین کہتے ہیں کہ انہوں نے قومیت یا قطعی خود مختار اور چکرورتی راجیہ کا جو آدرش اپنے پیروؤں کے سامنے رکھا ہے اسے وہ اپنے دل میں بخوبی جگہ دیکر ہمیشہ اسکی ترقی کے لئے کوشش کرینگے"

دیانند کی زندگی کا خاص مشن

آگے چلکر یہی شخص بیان کرتے ہیں یہ سچ ہے کہ سوامی دیانند مذہبی اور سوشل اصلاح کے بھی بڑے حامی تھے لیکن ہم انکی اس قسم کی سدھار کی نسبت کچھ بھی نہیں کہتے جسکی نسبت اختلاف رہ ہو سکتا ہے۔ ہاں جو پولیٹیکل آدرش (معیار) وہ ہمیں دکھا گئے ہیں انکی قیمت کے بارہ میں کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے اس بارے میں جو کچھ لکھا ہے اور انکی سنسکرت تحریروں کے ترجمے جو ہمنے گجراتی زبان میں ۱۸۸۳ء میں کئے تھے۔ ان سے صاف ثبوت ملتا ہے۔ کہ انکی زندگی کا خاص مشن یہی تھا۔ کہ وہ اپنے دیش باسیوں میں اس چکرورتی راجیہ کے حاصل کرنیکی نہایت زوردار خواہش پیدا کر جائیں جو مہابھارت کے زمانہ تک آریوں کو حاصل تھا اور جسکا انہوں نے اپنی تصنیف ستیارتھ پرکاش کے دسویں باب میں بیان کیا ہے۔ اور جس میں انہوں نے انڈیا سے ایسے خود مختار راجیہ کے چلے جانے اور آریہ لوگوں کا غیر قوم کے غلام ہونیکا بہت دکھ بھرے الفاظ میں اشارہ کیا ہے وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ پولیٹیکل آزادی اور قومی گورنمنٹ حاصل کرنیکے لئے اس دیش کے لوگوں میں کوئی بہتر تبدیلی نہیں آسکتی ہاں اس وقت کی ضرورت کے موافق انہوں نے اپنے اس معیار کو کھلم کھلا ظاہر نہیں کیا"

آریہ سماج کا معیار

کرشن ورما جی فرماتے ہیں۔ اس بات کا قطعی ثبوت موجود ہے۔ کہ آریہ سماج کے بانی نے آریہ سماج کیلئے جس معیار کی تعلیم دی ہے وہ قطعی آزاد اور خود مختار قومی گورنمنٹ ہے۔

بدیسیوں کے پنجے سے نکلنے کی ترکیب

اس بارہ میں مسٹر کرشن ورما یوں بیان کرتے ہیں "سوامی دیانند تو انڈیا کو بدیسی راج سے آزاد کرنیکی غرض سے جنگ اور انقلاب پیدا کرنیکی بھی تائید میں تھے۔ ہمیں وہ موقعہ شکر گزاری کیساتھ یاد آ رہا ہے۔ جب انہوں نے اپنی غیر معمولی فصاحت کے لئے "مہادھن" کے لفظ کی تشریح کی تھی یہ وہ لفظ ہے جو ہم اور ایسے ہی الفاظ کے ساتھ جنگ کا مترادف ہے۔ جو رگوید کے ۳۔ ۲۱۔ ۱۳ (۱-۴-۸) وغیرہ میں مستعمل ہوا ہے اور جسکا اسکے نے اپنے نزدیک (نگھنٹو) میں بیان کیا ہے۔ اور جسکے مطلب کے موافق کسی قوم کے لیے سب سے عمدہ ذریعہ دولت عظیم حاصل کرنے یا جو دولت انکی کسی اور قوم نے بے انصافی سے چھین لی ہو اسکے واپس کرنیکا یہی ہے۔ کہ اسکے ساتھ کامیابی سے جنگ یا ملک میں انقلاب پیدا کی جائے"

اخبار پنجابی کی بیدھڑک تائید

اگرچہ آریہ سماج کے لیڈر اپنے بانی کے دکھلائے ہوئے معیار پر چلنے کی برابر کوشش کرتے رہے لیکن انکی چالوں کا پتہ پاکر گورنمنٹ ان سے بدظن ہو گئی پھر جب گورنمنٹ نے لالہ لاجپت رائے کو گرفتار کرکے جلاوطن کیا تب آریہ لیڈروں کے چھکے چھوٹ گئے اور ان میں سے کئی نے ڈر کے مارے یہ کہنا شروع کیا کہ آریہ سماج تو ایک مذہبی سوسائٹی ہے اور اسکا پولیٹیکل معاملات سے کچھ تعلق نہیں ایسر آریہ اخبار پنجابی نے بڑی دلیری سے لکھا اگر سوامی دیانند آج اس دنیا میں موجود ہوتے تو وہ پہلے شخص ہوتے جو جلاوطن کئے جاتے۔ ایسے چلتے چلتے کسی خاص تحریک کے پیروں کو کیوں اس معیار کو اپنا کہنے سے شرمندہ ہونا چاہیے جسے اسکے بانی نے سب سے اعلےٰ قرار دیا ہو"۔ پنجاب کے سابق لفٹنٹ گورنر کی تائید۔ جبکہ لاہور میں سنہ ۱۹۰۹ء میں آریوں کا ایک ڈیپوٹیشن سر ڈینزل ایبٹسن صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس ڈیپوٹیشن کے سامنے بلا تامل یہ ظاہر کیا کہ انہیں پنجاب کے مختلف مقاموں کے ڈپٹی کمشنروں کی طرف سے جو رپورٹیں ملی ہیں ان میں صاف لکھا ہے کہ جہاں کہیں آریہ سماج ہے۔ وہیں بغاوت پر مبنی خیالات کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ بغاوت کے مقدموں کے ذریعہ مزید تائید۔ اب مختلف آریہ سماجیوں پر جسقدر بغاوت کے مقدمے دائر ہو چکے ہیں ان سے بھی مذکورہ بالا پولیٹیکل مقصد کی تائید ہوتی ہے؟

فتنہ ارتداد اور مسلمان راجپوتوں کا فرض

ہر طرف سیل ضلالت صد ہزاراں آمد بود
حیف بر چشمیکہ اکنوں نیز ہم بے شناخت

ارتداد کا جو فتنہ آریوں نے شدھی کے رنگ میں پیدا کرنا چاہا ہے وہ اب ایسا نہیں رہا کہ مسلمان اسکی طرف توجہ نہ کریں اور اسے ایک سرسری اور معمولی بات سمجھ کر خاموش ہو رہیں۔ اگرچہ قرآن مجید نے ہمیں بشارت دی ہے اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ اگر کوئی مرتد ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک قوم کو اسکے بدلے میں لاتا ہے مگر اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ مسلمان ترقی کی اس سبیل کے کرشمے ہی مشاہدہ کرتے رہیں اور اس فتنہ کے انسداد کی کوئی تدبیر نہ سوچیں۔ ممالک متحدہ میں راجپوتوں کے بعض دیہات آریوں کی کوشش اور تجویز سے مرتد شدہ کئے جانے بیان کئے جاتے ہیں اگرچہ یہ امر اسلام کی تعلیم اور ہدایت پر کوئی داغ اور دھبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حق آخر حق ہے اسکی حقیقت اور صداقت کی دلیل نہ کسی شخص کا اسے مان لینا ہو سکتا ہے اور نہ اسکے ابطال کا موجب کسی کا انکار۔

تاہم مسلمانوں کا یہ فرض اور مذہبی فرض ہے کہ وہ اسلام کی حفاظت کیلئے سعی کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی اسلام کی حفاظت کے لئے کسقدر قربانیاں دینی پڑی تھیں یہ ایک ایسا امر ہے جسکا انکار نہیں ہو سکتا وہ اسلام جسکو صلحا اور ابرار و اخیار کے خون سے سینچا گیا تھا اس زمانہ میں ان لوگوں کے اعتراضات کا تختہ مشق بنایا گیا ہے جو روحانیت اور مذہب کے نام سے محض ناآشنا اور ناواقف ہیں اسوقت اسی امداد اور آمادگی کا وقت ہے اور کسی جان اور کسی خون کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ضرورت ہے سعی فی الدین کی۔

آریوں نے جن دیہات کی شدھیوں کا اعلان کیا ہے قطع نظر اسکے کہ وہ لوگ اسلام سے پورے واقف تھے یا نہیں انہیں اسلام کی کوئی عملی روح باقی تھی یا نہیں وہ تمام رسم و رواج حتے کہ اپنے ناموں تک میں اہل ہنود سے مشابہت اور مشارکت رکھتے تھے اسبات کا انکار ہو نہیں سکتا کہ انکو مسلمان کہا جاتا تھا۔

یہ لوگ راجپوتوں کی اولاد اور نسل قرار دیئے جاتے ہیں کس طرح انہیں اسلام سے گمراہ کیا گیا اسکی داستان لمبی ہے اور اسوقت اسکا دہرانا میرا مقصود نہیں ہے میں مسلمان راجپوت برادران کو خصوصاً اور عام مسلمانوں کو عموماً توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اس فتنہ ارتداد کے انسداد کیلئے توجہ کریں۔ اور اپنے ان مادہ بچھڑے ہوئے بھائیوں کے ملانے کیلئے کمر باندھیں اور انہیں تبلیغ اسلام کا انتظام کریں کہ وہ بلحاظ قرابت زیادہ حقدار ہیں اس مضمون کیلئے تحریک بھی چند راجپوت مسلمانوں کی طرف سے ہوئی ہے میں نے اپنے اس خیال کو ایک مخلص معزز راجپوت بھائی کی تحریک پر چند دوستوں میں پیش کیا انہوں نے اپنا فرض سمجھا کہ وہ اس کام میں ہر طرح سے مدد دیں۔ اور انہوں نے یہ بھی محسوس کیا اس کام کیلئے سردست مسلمان راجپوتوں سے ہی اپیل کیا جاوے کہ وہ اس کار خیر کیلئے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔

اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت سردست احمدی راجپوتوں کی ایک مختصر سی کارکن کمیٹی ہو جو اپنے بھائیوں سے خاص طور پر چندہ جمع کرے اور وہ چندہ خصوصیت کے ساتھ ان علاقہ جات میں تبلیغ اور تحریک پر خرچ کیا جاوے جہاں مسلمان راجپوتوں کے اشدہ ہونے کا چرچا ہے۔ چند ذی فہم اور اہل اثر راجپوت مع ایسے واعظین کے جنکو حضرت خلیفۃ المسیح تجویز فرمائیں وہاں بھیجے جاویں اور انہیں کام شروع کیا جاوے۔ کام کسطرح جاری ہوگا اور اسکا انتظام کسطرح کیا جائیگا یہ تمام امور حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایت کے ماتحت اسوقت شروع ہونگے جب پسند فرمائینگے۔ سردست راجپوت برادران کا یہ کام ہے کہ وہ اس کام کیلئے بالفعل ایک ہزار روپیہ جمع کر کے حضرت کو اطلاع دیں۔ جن مخلص احباب نے اس تحریک میں شمولیت کی خواہش بہ صد ور الفاظ میں ظاہر کی ہے اور جو اسکی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں انکے نام نامی حسب ذیل ہیں کیونکہ وہ اس موقعہ پر بہ ایں نظر وہاں میں موجود ہیں۔ (چودہری غلام احمد خاں صاحب [illegible]) چودہری عبد الحی خاں صاحب ([illegible]) چودہری مولوی عبد السلام صاحب [illegible] کاٹھ گڑھ چودہری [illegible] خاں صاحب رئیس کاٹھ گڑھ۔ ان احباب نے ہر طرح سے اس کام میں مدد دینے کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ انہوں نے یہ ارادہ ظاہر کیا ہے کہ سوا احمدی راجپوتوں سے کم از کم دس روپیہ وہ وصول کرلیں گے اور وہ خوشی سے اس کار خیر میں شریک ہونگے

ان احباب کو اپنے راجپوت بھائیوں کے اشدہ (مرتد) ہونیکا سخت رنج ہے اس لئے عام مسلمانوں راجپوت کے سامنے رکھنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ وہ احمدی راجپوت برادران سے ایکہزار روپیہ کیلئے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور فی الحقیقت اگر سوا احمدی راجپوت اس کام کیلئے اپنی جیب کھولدیں تو وہ ایک ہزار کیا کئی ہزار جمع کر دینے کو آمادہ ہو سکیں گے وہ قوم جو دنیا کی لغو اور غیر مشروع رسومات پر ہزاروں ضائع کر دیتی

حضرت عیسیٰ کی پیدائش پر اعتراض
(کا جواب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم بندہ جناب ڈاکٹر صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپکا خط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہنچا جو حضور نے ضروری ہدایات کیساتھ بغرض جواب مجھکو دیا۔ میں آپکے سوال کا جواب لکھنے سے پہلے دو ایک باتیں آپکو لکھنا مناسب سمجھتا ہوں امید کہ وہ مفید ثابت ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ حسب ذیل ہیں

اول یہ کہ یہ تمام اعتراضات جو آجکل بڑی سرگرمی رنگین عبارتوں اور نئے نئے پیرایوں میں قسما قسم کے مختلف عنوانوں کے نیچے سجا کر عوام کو دھوکا دینے کی غرض سے تحریروں کے شائع کئے جا رہے ہیں وہ اصل کوئی نئے اعتراض نہیں جو کسی نئی طبعی تحقیقات یا علوم حقہ کیوجہ سے ان دیانندی چیلوں کے طبع زاد ہوں بلکہ یہ وہی پرانی باتیں ہیں جو مدتوں سے مسیحی لوگ اسلام پر لگانے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور اب ان لوگوں نے بھی انہی کی نقل کی ہے

ان تمام اعتراضوں کے مدلل اور حقیقی جواب مسلمانوں کی طرف سے ہر زمانہ میں دئے جاتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے تمام مخالفان اسلام خصوصاً عیسائی اور آریہ سماج پارٹی کو بارہا ہر میدان میں زک پر زک دی اور ان کے تمام نئے اور پرانے اعتراضات کی قلعی کھول کر دکھا دی اور دنیا پر انکی حق پرستی اور انکے نام نہاد اصول ست کے لینے اور است کے تیاگنے کو وہ کہاں تک ہر وقت طیار رہیں اس کی حقیقت ظاہر کر دی ہے۔ اور انکے واسطے للکار کر انعامی کتابیں بھی شائع کر دی ہیں۔ مگر کوئی سپوت نہ نکلا کہ مرد میدان ہو کر مقابلہ کرتا۔

پھر حضرت مغفور کے بعد ہمارے محترم امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصدیق براہین اور تناسخ اور آب زر سے لکھی جانے کے قابل نور الدین جیسی بے نظیر اور لاجواب کتاب لکھکر انکو زندہ درگور کر دیا۔ یہ زمانہ انتشار روحانیت کا ہے گھبراؤ نہیں ان کے اعتراضات کی حقیقت سمجھنے کے لئے میں آپکو ذیل کے واقعہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ایکبار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح نے کسی ایک بڑے آریہ سے سوال کیا کہ اس بات کی کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ ہمیشہ ایک ہی بات کو رٹے چلے جاتے ہیں۔ اور بالمقابل خواہ ہزار معقول جواب ہی کیوں نہ دیا جاوے آپ جواب کی طرف نہیں آتے اسکا ذکر کرتے ہی نہیں کیا آپ لوگ ہماری جوابات کی کتابوں کو دیکھتے ہی نہیں یا جان بوجھکر اعتراض اور حق پوشی کرتے ہیں۔ میری اس بات کا جواب آپ راستی سے دیں کہ ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔

آپ حیران ہونگے کہ اس معقول سوال کا جواب اس نے کیسا بیہودہ اور نامعقول دیا وہ کہتا ہے۔ کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم اپنا کام کئے چلتے ہیں آپ اپنا کام کئے جائیں ہم اعتراض کرتے ہی رہیں گے آپ جواب دیتے رہیں۔ یہ تو جتنے ہیں سیکھیں کے شاگرد اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ اور بس۔

اور بعض باتیں یہ لوگ محض خیانت سے اپنی طرف سے تراش خراش کر اور آگا پیچھا کاٹ کر اپنی طرف سے بناتے ہیں اور نام بدنام کرتے ہیں اسلام کا حالانکہ درحقیقت وہ باتیں اسلام میں داخل ہی نہیں ہوتیں۔ یہ سوال بھی انہی میں سے ایک کرتب ہے جس کے جواب میں آپ پر اس کی حقیقت منکشف ہو جاوے گی۔

دوسری بات جو میں آپکو کہنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ اول تو آپ یقین جانیں۔ کہ قرآن شریف نے جو مذہب ہمیں سکھایا ہے اور جسکا عملی نمونہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود تھا۔ وہ ایسی ایک صاف اور سیدھی راہ ہے۔ کہ اس پر کوئی اعتراض آ ہی نہیں سکتا۔ مگر اگر کسی بات کی آپکو سمجھ نہ آوے اور وہ آپکے دل میں کھٹکے تو اس کے واسطے میں آپکو ایک آسان راہ بتاتا ہوں جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی مجرب اور ہر مشکل کی کلید ہے۔ اور جسکا بیان آپ بارہا اپنے درس میں فرمایا کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب آپ کو کوئی دینی مشکل پیش آوے یا کسی امر مختلف فیہ میں آپکو حق کا پتہ نہ لگے۔ تو آپ خدا کی طرف جھکیں اور اس سے ذیل کی راہوں سے عقدہ کشائی اور حل مشکل کیواسطے دعا کریں۔ اور وہ یہ ہیں اول کثرت سے لاحول پڑھیں دوم الحمد شریف پڑھیں اسکے بعد تیسرے درجہ پر کثرت سے استغفار کریں اگر ابھی مشکل حل نہ ہوئی ہو۔ تو خیرات کریں۔ پھر خدا کی بڑی بڑی تسبیح کریں اور اسکے اعلیٰ اعلیٰ ناموں سے یاد کرکے اپنی ساری توجہ سے گڑگڑا کر دعا کریں اور آستانہ ایزدی پر ایسے گر جائیں کہ جس طرح پانی ڈھلوان زمین کی طرف بہتا ہے۔ اور خدا سے اس طرح اپنی حاجت مانگیں مسئلہ مختلفہ میں حق طلب کریں کسی اعتراض کا جواب نہیں آتا تو اس کے واسطے خدا سے علم اور طاقت مانگیں۔ کیونکہ اسکو سب طاقتیں اور قدرتیں ہیں اور اس کے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں ہے۔

یہ راہ حضرت کی آزمودہ اور ہر میدان کیواسطے کاری حربہ اور دشمنوں کیواسطے فیصلہ کن ہے۔ چونکہ حضور اسکو بڑی تاکید سے ایسے مشکلات کے وقت دستور العمل بنانیکی تاکید فرمایا کرتے ہیں۔ اور آپ کی پوزیشن بھی کچھ ایسی ہی واقع ہوئی ہے۔ کیونکہ اول تو آپ اس جگہ سے بہت دور ہیں فوراً اس بات کا جواب پہنچ نہیں سکتا۔ غالباً دو ماہ خط کے آنے جانے میں خرچ ہوتے ہونگے دوسرے آپ ایک ایسے ملک میں ہیں کہ جہاں غالباً علماء اسلام

تو شاذ ہی ہوں گے لہٰذا آپکے واسطے یہ راہ نہایت ہی آسان ہے اور یہی راہ راست تسلی کا ذریعہ ہو سکتی تھی لہٰذا اسی وجہ سے میں نے آپکو یہ لکھا ہے امید کہ آپ اس سے فائدہ اٹھائینگے؛

اب میں آپکے سوال کے جواب کی طرف توجہ کرتا ہوں آپنے جو سوال کسی اخبار میں دیکھا ہے کہ ابتدا میں آدمؑ صرف ایک پیدا کیا گیا تھا۔ اور خلق منھا زوجھا کی آیت کے نیچے تفاسیر میں لکھا ہے کہ حضرت حوا حضرت آدمؑ کی پسلی سے پیدا ہوئی تھی اب لہٰذا حضرت آدم کی بیٹی ہوئی اور پھر قرآن شریف کی آیت حرمت علیکم امھاتکم وبنٰتکم پیش کرکے لکھا ہے کہ اس آیت کی رُو سے اسلام میں لڑکیاں حرام کیگئی ہیں۔ تو پھر حضرت آدمؑ پر حضرت حوا کس طرح جائز ہوگئیں۔

اس کے جواب کے واسطے اوّلاً میں آپکو خود آپکے معترض کے مسلمات دکھاتا ہوں کہ انکے اپنے مذہب میں اس امر کے متعلق کیا لکھا ہے۔ چنانچہ منو ۱-۳۲ میں یوں لکھا ہے کہ "پھر برہما جی نے اپنے قالب کے دو حصے کئے نصف سے صورت مرد نصف سے صورت عورت پیدا ہوئی ان دونوں کے ملاپ سے شخص وراٹ کو پیدا کیا" اور پھر شلوک ۳۳ میں لکھا ہے کہ وہ خود منوجی کے باپ تھے"

اب ذرا غور کیجئے کہ جس کے اپنے گھر میں ایسی باتیں موجود ہیں وہ کس منہ سے دوسروں کو بعض تعلیمات پر جنکو اس نے خود اپنی ناسمجھی کیوجہ سے یا تعصب اور خیانت سے صورت اعتراض کے رنگ میں ڈھال کر اور اس کی اصلی صورت بدل کر پیش کیا ہے۔ کیونکر اعتراض کر سکتا ہے مسلمانوں پر اعتراض کرنے میں تو اس نے آیت قرآنی لوگوں پر رعب بٹھانے کیواسطے لکھی ہے۔ ورنہ اس سے استشہاد بالکل نہیں کیا بلکہ اس کے منشاء کے بالکل برخلاف اپنی طرف سے ایک بات ایزاد کر کے خود ساختہ پر اعتراض کر کے نام رکھدیا کہ میں نے بھی اسلام پر ایک لاجواب اعتراض کیا ہے۔ منوجی کے قول پر غور اور جو جواب وہاں انکو سمجھ میں آسکے اُسکو قرآن کریم پر چسپاں کرلے۔ مگر اسنے خود اپنے گریبان میں بالکل نہیں جھانکا۔ آیت قرآنی تو اسکے اعتراض سے بالکل بری اور منزہ ہے۔ اور میں آگے چلکر دکھاؤنگا۔ کہ قرآن کی آیت پر اسکا اعتراض بالکل نہیں چل سکتا مگر ہم اس سے اسی کے خود ساختہ عقیدہ کی رُو سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر پسلی سے نکلی ہوئی چیز اگر حضرت آدمؑ کی بیٹی کے حکم میں آکر حرام ہوئی۔ تو پھر وہ جو برہما کے قالب کا نصف حصہ ہے وہ کیا ہو گی۔ اور کیا اس پر بطریق اولیٰ بیٹی کا اطلاق صادق نہیں آویگا اور پھر کیا آریہ اور ویدک تعلیم کی رو سے بیٹی باپ کے لئے جائز بیوی ہو سکتی ہے۔ غرض آپکے سائل کے ذمہ ہمارے مذکورہ بالا تین سوال ہیں جنکا جواب اسے دینا لازمی ہے۔

اس کے بعد اس اعتراض کے حقیقی جواب کی طرف آپکو لیجانا چاہتا ہوں کیونکہ یہ تو الزامی جواب تھا اوّلاً آیت خلق منھا زوجھا میں کہیں اس بات کا ذکر تک بھی نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت حوا کو حضرت آدمؑ کی پسلی سے پیدا کیا تھا۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ تمام قرآن میں اگر معترض آریہ اس دعوے کے ثبوت کے واسطے اول سے آخر تک اس سر ٹیک کر مر بھی جاوے تو ایک آیت بھی ایسی نہ نکلے گی جسکو وہ اپنے دعوے پر دلیل کیطور پیش کرسکے۔

باقی رہے اقوال سو انکا نہ قرآن کریم ذمہ دار ہے اور نہ وہ قرآن پر حجت ہو سکتے ہیں اور غرض آیت مذکورہ میں اس بات کا ہرگز ہرگز ذکر تک بھی نہیں کہ حضرت آدمؑ کی پسلی سے انکی بیوی پیدا ہوئی تھی بلکہ منھا کا لفظ ہے۔

اب رہی یہ بات کہ آیت مذکور کے معنے کیا ہیں سو اس کے واسطے عرض ہے کہ جس لفظ سے زبان عربی سے ناواقفیت کے باعث معترض کو ایسی دور کی سوجھی ہے۔ وہ لفظ مِن ہے جو آیت میں منھا کی شکل میں وارد ہے۔ اس آیت میں لفظ مِن بیان جنسیت کے واسطے آیا ہے۔ سو ترجمہ آیت کا یہ ہوا۔ کہ حضرت آدم کی بیوی انہیں کی جنس سے تھیں۔ غیر جنس کی نہ تھیں۔ چنانچہ اس امر کے ثبوت کے واسطے جابجا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ میں ان میں سے ایک آیت اس جگہ آپکی تسکین کے واسطے لکھتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے۔ خلق لکم من انفسکم ازواجاً اللہ تعالےٰ تمام بنی آدم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ہمنے تمہارے واسطے تمہارے ہی نفسوں سے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں۔

آیت پیش کردہ معترض میں تو صرف لفظ مِن ہی وارد ہے۔ مگر آیت خلق لکم من انفسکم ازواجاً میں انفسکم کے لفظ اس سے زیادہ ہے۔ جسکے معنے ہوتے ہیں کہ تمہارے نفسوں میں سے۔ اس بات کے بیان کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ باایں کہ اس آیت میں لفظ انفسکم زیادہ آگیا ہے تو بھی انکی بیویاں انکی بیٹیاں نہیں کہ حرام نہیں ٹھہرتیں تو پھر ہم نہیں سمجھتے۔ کہ خلق منھا زوجھا سے معترض نے ایسا استدلال کیوں کرلیا ہے تمام دنیا جانتی ہے اور روزانہ مشاہدہ اس بات کا گواہ ہے۔ کہ انسان کی بیوی اس کی پسلی سے پیدا نہیں ہوتی اور نہ ہی اسکے نفس اور عین جان سے۔ تم باایں پھر قرآن شریف کا ایسے مشاہدہ اور اسکے خود مقرر کردہ قانون کے برخلاف منھا اور من نفسکم کے لفظ سے اس مضمون کو ادا کرنا صاف طور سے اس بات کی دلیل ہے۔ کہ در اصل قرآن شریف کا یہ منشا ہرگز نہیں ہے۔ نادان معترض نے سمجھا ہے بلکہ ان ہردو آیات میں لفظ منھا اور من انفسکم سے مراد من نفسھا اور من نفسکم ہیں اور یہی حق ہے۔ جو خدا کے قول اور فعل دونوں سے عیاں وبیان ہے *

اس صفحہ پر ہم چند عہدہ داران و رئیسان کی رائیں درج کرتے ہیں اور ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ بغور پڑھیں

مراسلات

اگر آپ نے پچھلے ہفتہ کے مضمون کو ملاحظہ فرمالیا تھا تو آج سے ہم چند معززین کی تصدیق شروع کرتے ہیں آپ ملاحظہ فرماویں +

آوازۂ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔

جناب کوتوال رحمت اللہ خانصاحب کوتوالی شہر لاہور

تحریر فرماتے ہیں:- جناب پنڈت صاحب بندگی۔ امرت کی دھارا عالی قیمت پر دوا دیں جیسے آپکے کارخانہ سے منگائی مختلف اوقات میں خود اور دوستوں عزیزوں کو سوء ہضمی کے موقعہ پر کھلائی کھلائی۔ بڑی ہاضم اور سریع الاثر دوائی ہے + والسلام

جناب رائے دیوان چند صاحب ایم اے ایل ایل بی

ڈسٹرکٹ جج ہشیارپور تحریر فرماتے ہیں:- امرت کی دھارا کو میں نے خود مندرجہ ذیل مرضوں پر برتا ہے (۱) کان درد (۲) سر درد (۳) بچھو کا ڈنگ (۴) بھڑ کا ڈنگ (۵) درد گھٹنہ۔ (۶) دردبائی (۷) درد دانت (۸) بخار (۹) پیٹ درد (۱۰) اندر سے پکا ہوا گلا۔ (۱۱) آنکھ درد (۱۲) کان کا بہنا (۱۳) ران کا لاسنا (۱۴) ضرب چوٹ میں یہ بیان لکھنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں ہر جگہ صرف "امرت کی دھارا" کو برتتا رہا ہوں اور جو اور لوازمہ دوائیاں آپ کے اشتہار میں علیحدہ علیحدہ مرضوں کے لئے امرت کی دھارا کے ساتھ درج ہیں ان کو میں نے کبھی نہیں برتا میرا تجربہ حسب ذیل ہے:-

کان کا درد۔ پہلی دفعہ ایک یا دو بوند ڈالی گئیں اور فی الفور آرام ہوگیا ۵ یا ۶ روز متواتر آرام رہا پھر درد شروع ہوگیا ۳ یا ۴ بوند ڈالی گئیں۔ بعد ایک یا دو گھنٹہ کے آرام ہوگیا پھر درد نہیں ہوا مریضہ عورت تھی اور کان درد بہت مدت کا تھا +

دردِ سر۔ کئی ایک مردوں کو عورتوں پر آزمایا گیا فی الفور آرام ہوجاتا رہا امرت کی دھارا کی ایک یا دو بوندیں یا زیادہ اس حصہ پر ملی جاتی تھیں جہاں سر درد ہوتا تھا ایک حالت میں آرام ہوتا بیان نہ کیا گیا باقی حالات میں فی الفور آرام ہوتا رہا +

بچھو سے کٹنا:- دس یا بارہ منٹ کے اندر آرام ہوجاتا رہا ہے مرد و عورت دونوں پر تجربہ کیا گیا ہے امرت کی دھارا اس جگہ لگائی گئی جہاں بچھو نے کاٹا تھا اور اس جگہ پر بھی کہ جہاں دردیں چڑھی ہوں +

بھونڈ سے کٹنا۔ ایک موقعہ پر آزمایا گیا فی الفور آرام ہوگیا +

درد گھٹنہ:- دو حالتوں میں آزمایا گیا اور فی الفور ہی آرام ہوگیا لیکن دوائی چند مرتبہ بار بار لگائی چاہیے تاکہ پھر درد پیدا نہ ہو +

دردبائی:- ایک موقعہ پر استعمال کی گئی فی الفور آرام ہوگیا +

درد دانت:- لگانے سے ہی آرام ہوگیا دوائی کئی مرتبہ لگانی چاہیے تاکہ درد پھر پیدا نہ ہووے +

بخار۔ ایک حالت میں دوا لگا کر آرام ہوگیا +

بخار:- ایک حالت میں ۳ بوندیں امرت کی دھارا کی پلائی گئیں پسینہ آیا اور آرام ہوگیا اور دوسری حالت میں جلدی ہی پسینہ آگیا +

اندر سے پکا ہوا گلا۔ گلے پر ایک دو دفعہ دوائی ملی جاتی تھی اور گلا چند یوم سے پکا ہوا تھا۔ تین دن میں ہی بالکل آرام ہوگیا +

آنکھ درد:- دوائی آنکھ کے اندر نہیں ڈالی جاتی بلکہ آنکھ کے نیچے رخسارے پر لگائی جاتی ہے اور آنکھ پر اثر کرتی ہے پانی نکلنا شروع ہوجاتا ہے اور آنکھ سرد ہوکر آرام میں ہوجاتی ہے +

سوئے کی مرکیوں سے کان کا پکنا:- دوائی تیل کی طرح چوڑی جاتی ہے اور صرف ایک دن میں ہی آرام ہوجاتا ہے +

جاڈول کا لاسنا:- دوائی لاسی ہوئی جگہ پر لگائی جاوے تو ایک ہی دن میں آرام ہوجاتا ہے +

ضرب ہاتھ:- یہ ضرب دروازہ میں ہاتھ کے پسنے سے آئی تھی اور امرت کی دھارا کے ملنے سے فی الفور آرام ہوگیا +

پنڈت رام بھجدت صاحب وکیل چیف کورٹ

پنجاب و مالک اخبار ہندوستان لاہور تحریر فرماتے ہیں:- میں نے امرت دھارا کو زکام۔ بلغم۔ ودرد سر۔ وجع المفاصل اور درد اعصاب کے واسطے استعمال کیا اور میں نے اسکو بہت ہی پر تاثیر پایا ہے +

پنڈت امرناتھ صاحب انسپکٹر پولیس ضلع بلیا

تحریر فرماتے ہیں:- شریمان پنڈت جی مہاراج دام اقبالہٗ۔ نمستے:- خادم نے چند بار آپ کی ایجاد کردہ دوائی امرت کی دھارا منگوائی سو بہت مفید ثابت ہوئی۔ دانت درد۔ کان درد۔ بخار۔ سر درد۔ زخم۔ پیٹ درد۔ خارش۔ آنکھ درد۔ کھانسی۔ درد دل متلانا وغیرہ امراض پر استعمال کیا اثر فوری دکھلایا۔ واقعی اکسیر اور قابل قدر ہے میرے لڑکے بالے ہمیشہ ہمراہ رہتے ہیں اطفال کو جب کبھی کوئی شکایت ہوتی ہے جھٹ امرت دھارا دے دیتا ہوں بس آرام۔ گویا کبھی شکایت ہی نہیں قبل منگوانے امرت دھارا کے جو واقعی امرت ہے اور بعد ازاں تمام سے معروف کی گئی ہے۔ جب کبھی گھر میں کوئی بچہ بیمار ہوتا تھا حکیم صاحبان کی ضرورت پڑتی تھی۔ فیس دینا پڑتا تھا۔ حکیم صاحبان لمبے لمبے نسخہ جات تحریر کرکے سر پیر رنگ کر چلے جاتے تھے۔ میں اکثر دیہات میں رہتا ہوں دوائی میسر نہ ہوتی تو شہر سے منگوا کر دوائی طیار ہوتے ہوتے بچوں کو دیجاتی۔ بڑی مشکل کا سامنا پڑتا تھا۔ مگر پنڈت جی حلفیہ کہتا ہوں کہ آپ کی دوائی عیالداروں کے واسطے دیہات میں جہاں کوئی دوائی نہیں ملتی مونس و مددگار ہے خدا آپ کو اس جانفشانی اور محنت کا اجر دیوے بعض غریب تنگ دست مریضان مختلف امراض کو میں نے امرت کی دھارا استعمال کرائی بہت فائدہ اور اثر فوری دکھلایا ہے۔

ایسا ثابت ہوا کہ بھول گیا میرے علاقہ میں جنگل سے پلیگ کثرت سے ہے میں برابر شیشی امرت کی دھارا کو اپنے جیب میں رکھتا ہوں اور دل کھول کر پلیگ والی جگہوں میں گشت و تحقیقات کیا کرتا ہوں مگر بھروسہ امرت کی دھارا پر کرتا ہوں۔ زیادہ حد آداب +

آپ پھر دوسرے خط میں لکھتے ہیں:-

مہاشہ پنڈت جی مہاراج نمسکار۔ جو جو فوائد کہ آپ کی ایجاد کردہ دوائی امرت کی دھارا سے ہیں آپ سے ان کا بیان کرنا ایک معمولی بات نہیں ہے ایک فقر کیفیت ضروری ہے مگر مجھے اس امرت کی دھارا کے ایک مریض پر استعمال سے جو خوشی حاصل ہوئی میں نہیں کہہ سکتا جس گاؤں میں میں رہتا ہوں وہاں پر چند لوگ ایک قسم کا اناج جسے کودوں کہتے ہیں کھا کر بالکل بے ہوش ہوگئے۔ گویا کسی تول شراب کا نشہ ہوگیا منجملہ ان سب کے ایک سادھو بھی تھے جو اس کودوں کے چاول کو کھا کر بیہوش پڑے تھے چونکہ زیادہ کھا گئے تھے ان کی حالت بالکل ابتر تھی۔ چونکہ مہاتما اور نیک تھے۔ لہذا میں نے امرت کی دھارا کی ۴۔۵ بوند پانی میں ڈال کر پلایا اور روئی پر ڈال کر سونگھایا اور ناک کے اندر ہوا اسپیچ کہتا ہوں پنڈت جی کہ دوائی دینے کے تھوڑے عرصہ بعد نشہ میں غرق شدہ مہاتما اپنی زبان سے بولا اور گفتگو کا جواب دینا شروع کیا اور تندرست ہوگیا۔ پروردگار آپکو اس کا اجر دیوے +

بابو رام پرشاد صاحب تحصیلدار گاپور ڈاکخانہ چھبرن بلور

تحریر فرماتے ہیں:- ایک شیشی امرت کی دھارا المعروف گھر کا وید مجھے لالہ دیبی دیال صاحب پیشکار نے عرصہ ایک ماہ کا ہوا دیا تھا کہ جو ایک ہفتہ کے اندر تقسیم ہوکر ختم ہوچکی۔ اب میرے پاس بالکل نہیں ہے اور یہاں پر کوئی شفاخانہ نہیں ہے اور اس امرت کی دھارا کے زود اثر ثابت ہونے کی وجہ سے لوگ خواہش کرکے میرے پاس آتے ہیں کیونکہ میں ایک قسم کی دوا اپنے ہاں موجود رکھتا ہوں اور مفت تقسیم کرتا ہوں یہ امرت کی دھارا ایجاد کردہ جناب موجب الزمان جسکو دیا جادو کا ہی اثر دکھایا۔

لالہ ہرسکھ رائے صاحب جنرل منیجر امرت سر بنک لمیٹڈ

تحریر فرماتے ہیں:- جناب منیجر صاحب تنظیم انیکری کرانیشرہ لمیٹڈ لاہور۔ نستے۔ میں نہایت خوشی سے اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدک کی دوائی "امرت دھارا" نہایت ہی اعلیٰ اور اکسیر دوائی ہے جس جس مرض کے واسطے میں نے اسکو اپنے پریوار اور دیگر دوستوں میں استعمال کیا مجرب ثابت ہوا ہر ایک تعلیم یافتہ کو ایسی مفید دوائی ہر وقت گھر میں جو کبھی چاہیے خاص کر مختلف قسم کی دردیں خصوصاً درد سر درد پیٹ درد کان درد بدہضمی کے واسطے نہایت ہی جلد اثر کرنے والی اعلےٰ دوائی ہے مجھے امید ہے کہ ہندوستانی بھائی اس بات کی دوائی سے ضرور فائدہ اٹھاوینگے بہتر ہوگا آپ کو ملک دیویں کہ آپ دن بدن اپنے پیشے میں ترقی کریں اور زیادہ کامیابی کو حاصل کریں +

خط و کتابت و تار کا پتہ	امرت دھارا لاہور	لکھنا کافی ہے

قیمت سالم شیشی عہ مونہ ۸ر

چونکہ پچھلے صفحہ پر بہت تھوڑے عہدہ داران اور رئیسان کی رائیں درج ہوئی ہیں اسواسطے اس صفحہ پر بھی عہدہ داران اور رئیسان کی ہی رائیں درج کی ہیں

مراسلات

لالہ رائیندرسن صاحب چٹرجی بی-اے-سی-آئی

سیکرٹری ڈائرکٹر نیشنل انشورنس اینڈ بنکنگ کمپنی لمیٹڈ امرتسر لکھتے ہیں۔
مہربان من جناب پنڈت ٹھاکردت جی شرما سلمہٗ قریب دو سال ہوئے
ہونگے کہ جب اول ہی اول آپکی ایجادکردہ امرت دھارا استعمال کرنے
کا موقعہ ملا اس دو سال کے عرصہ میں امرت دھارا کی شیشی ہمیشہ میرے
پاس موجود رہتی ہے اور میں بہت سے احباب کے آگے اس نادر
دوائی کے استعمال کی سفارش کر رہا ہوں میں پہلے اخبارات میں
اشتہاری ادویات کو جو دنیا بھر کی تمام مرضوں کا حکم رکھتی ہیں دیکھ کر
مضحکہ اڑایا کرتا تھا۔ مگر امرت دھارا کو جو تھوڑا بہت تجربہ میں نے کیا
ہے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی دوائی ایک سے زیادہ
مختلف امراض کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے جس نے امرت دھارا
کو بخار میں پسینہ لانے۔ درد سر دور کرنے۔ بھڑ اور بچھو کے ڈنگ
بد ہضمی۔ آنکھوں کی سرخی وغیرہ کے لئے فی الحقیقت بہت موثر پایا
ہے۔ آپ اسکو خوب زور سے مشتہر کریں تاکہ لوگوں کو جو فائدہ اب تک
پہنچا ہے اس سے بھی زیادہ پہنچے اور آپکی تجارت کو اور بھی زیادہ
ترقی ہو قیمت اگر ذرا ہو سکے تو اور بھی کم کر دیں آپکو غالباً اس میں
نقصان نہ ہوگا جیسے کہ ریلوے کمپنی کو رعایتی ٹکٹ جاری کرنے میں
اس لئے نفع عظیم رہتا ہے پرماتما آپکو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دیوے
مثل مشہور ہے کہ بھلا ہو بھلا +

باوا گوردت سنگھ صاحب منصف جج

تحریر فرماتے ہیں۔ (ترجمہ انگریزی)۔ اگرچہ مجھکو ان تمام مراض
پر امرت دھارا کو استعمال کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ مگر میں بڑی دلچسپی سے
یہ کہنے کو تیار ہو گیا ہوں کہ ہر گھر میں ایک شیشی موجود رہنی چاہئے۔ اکثر
امراض جو عام طور پر گھروں میں ہو جاتی ہیں۔ اگر ڈاکٹر موجود نہ ہو تو
ڈاکٹر کا ہی کام دے گی غرض یہ ایک نہایت ہی قیمتی دوائی ہے +

منشی شوکمار لال ناظر ہز ہائینس اوجینی مہارانی صاحبہ

راجہ ریوان گو بندگڑھ لکھتے ہیں:۔ کیا کوئی ایسی دوائی ہندوستان
بھر میں پیش کرسکتا ہے جسکی بابت خریدار سمجھیں کہ جب جی چاہے بھیجے
یہ امرت کی دھار ہی پر منحصر ہے۔ کئی مثالیں موجود ہیں چنانچہ
ذیل کے خطوط کو ملاحظہ فرمادیں:۔

بخط ملاحظہ ہذا ۲ شیشی امرت دھارا المعروف بہ گھر کا وید
بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل روانہ فرمادیں اور یہ تحریر فرمادیں کہ یہ دوائی کچھ دنوں
بعد کمزور ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اگر کمزور نہ ہو تو میں زیادہ تعداد
ایک ہی مرتبہ منگوا لوں ... سے منگوا لیا کروں ... بذریعہ

اس خط کے آپکو اجازت دیتا ہوں کہ مجھکو ماہ میں ایک یا دو شیشی بذریعہ
وی پی بلا انتظار ہمارے خط کے جب یہ تازہ تیار ہوا کرے ضرور روانہ
کردیا کیجئے +

جناب محمد فضل خان صاحب نائب تحصیلدار ہارکھان

لکھتے ہیں کہ عرض یہ ہے کہ امرت کی دھار ایک عجیب دوائی ہے اور ہر ایک
بیماری میں اکسیر ثابت ہوتی ہے میں نے اسکو زکام۔ نزلہ۔ ترص ہر قسم کا
پیٹ درد ہر قسم بچھو کے ڈنگ پر آزمایا ہے ہر ایک مرض میں پورا اثر
دکھلایا ہے اور مریض شفایاب ہو گئے ہیں +

رائے گوردھن سنگھ صاحب آنریری مجسٹریٹ بدایون

تحریر فرماتے ہیں۔ جناب پنڈت صاحب نمستے
آپکے کارخانہ کی مطلوبہ امرت کی دھار نے صدہا بندگان خدا کو قسم قسم کی تکلیف
میں نفع پہونچایا اور مرض طاعون میں مفید ثابت ہوئی ابھی حال ہی میں ایک واقعہ
دلفریب ہو رہی ہے ایک بیمار بھائی جس کا بارہ پہر سے پیشاب بند تھا اور
تکلیف میں بیتاب تھا میرے پاس دوا کی شہرت سنکر آیا میں نے کتاب
کو دیکھا تو اسکے لئے کچھ ترکیب درج نہیں تھی۔ مجبوراً میں نے توکل بخدا
مریض کو دو قطرے پانی میں ڈال کر پلوا دیئے۔ اندازاً دس منٹ میں
پیشاب جاری ہو گیا اور وہ دعا دیتا گھر گیا۔ دوسرے روز بنظر صحت کلی
مریض کو دودھ کی لسی میں دوا دیگئی یہ ترکیب مفید نہیں ہوئی۔ اور
مریض کا پیشاب پھر رک گیا۔ جب پھر ترکیب اول پانی میں دوا دیگئی
صحت ہو گئی یہ آپکی ایجاد کردہ دوا ہر مرض میں اکسیر ہے شاید کسی
آدمیوں کو بدنصیبی سے فائدہ نہیں ہوا ہوگا +

لالہ امرت رائے صاحب بالی نائب تحصیلدار اگوکی سیالکوٹ

تحریر فرماتے ہیں۔ ماننیور مہاشے جی۔ نمستے۔ آپنے جو ایک شیشی امرت دھارا
کی ارسال فرمائی تھی وہ سچ مچ کی امرت ثابت ہوئی۔ مجھے اسکے استعمال
کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا میرے ایک مربی کو دائمی قبض کی شکایت تھی
اسی روز یہ شیشی میرے پاس پہونچی میں نے ان کے پیش کی۔ اُن کو
اسکے استعمال سے بہت ہی فائدہ ہے۔

جناب محمد حسین صاحب مجسٹریٹ نیابت گنداوہ ڈاکخانہ نال

ریاست گنداوہ ملک بلوچستان سے تحریر فرماتے ہیں: مکرم جناب
پنڈت صاحب زاد عنایتہ تسلیم آپکی بھیجی ہوئی شیشیاں امرت دھارا پہنچ
گئی ہیں چونکہ سردست اس نے اپنے بہت سے کرشمے ظاہر کئے ہیں اسلئے

ہر شخص اسکی خواہش رکھتا ہے۔ لہذا مہربانی فرما کر ۲ شیشیاں دیگر بذریعہ
پارسل وی پی ارسال فرمادیں اور ۲ تولہ کشتہ چاندی قیمتی عہ
اور ایک روپیہ کا براہ اٹشکہ دوائی بھی اسی پارسل میں ڈال دیویں اور
کشتہ چاندی کے ترکیب استعمال کا پرچہ بھی ارسال فرمادیں اور
ایک دو جلدیں چند تجربات شرماجی ارسال فرمادیں +

جناب دلبھ راؤ مہادیو راؤ اوایرو کر مقام قصبہ اودگیر ضلع

تحریر فرماتے ہیں۔ عالیجناب ایڈیٹر صاحب اخبار دیش اپکارک ہو واجبہ
تسلیم مزاج شریف۔ امرت کی دھار کی ایک بوتل میں نے آپ سے
اوشدھالیہ سے منگوا کر امراض سر درد۔ بچھو کا ڈنک۔ معمولی آنکھ درد بخار
وغیرہ پر استعمال کیا اور آزمایا۔ امرت کی دھارا یہ نام جیسا ہے
اسکی تعریف خواہ کتنی ہی کیوں نہ کریں بجا ہے۔
ایک شخص کے ہاں موت تھی میں بھی اس میں شریک تھا وہاں
ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مارا اور تکلیف ہو رہی تو مجھکو امرت کی دھار
کی کرامت کا خیال آیا جھٹ اسکو لاکر (۲) بوند امرت کی دھار کے ڈنک
کی جگہ لگا کر مالش کیا تو فوراً اس بیچارہ کا درد جاتا رہا اور وہ خوش ہوا۔
ایک روز میں گھر میں بیٹھا تھا اور امرت کی دھار کی شہرت بھی
اور گرد میں ہوئی تھی ایک شخص کی ڈاڑھ دکھ رہی تھی اسکو نہایت ہی تکلیف
اور درد تھا۔ بیچارہ اس درد کے مارے بالکل ہی تنگ ہوا تھا
اسکے گھر شادی تھی اور اس درد کے مارے شادی میں کوئی کام
نہیں کرسکتا تھا میرے دوست نے مجھے اسکی خبر دی تو میں اسی
سے اس شخص کو بلوا کر امرت دھارہ درد ڈاڑھ پر مالش کیا تو دس منٹ
میں بیچارہ خوشی خوشی سے اپنے گھر جا کر شادی کے کام کو انجام
دیئے اور دوسرے روز آکر دعائیں دیتا رہا۔ امرت کی دھار حقیقت میں
امرت ہے + (قیمت عہ ۔ نمونہ ۸ر)

محمد بخش صاحب انسپکٹر پولیس کوہ مری سے

تحریر فرماتے ہیں۔ امرت دھارا میں نے قریب ۲ درجن شیشی کے منگایا ہے
پیٹ درد۔ گال کا درد۔ کھجلی معمولی درد ناسور وغیرہ پر آزمایا لائق
تعریف ہے درحقیقت امرت کی دھار کی تعریف میں کہانتک لکھوں
تھوڑی تحریر کو بہت سمجھیں +

سردار دیوا سنگھ صاحب ضلعدار چک مہاربھد تحصیل مکتسر

ضلع فیروزپور تحریر فرماتے ہیں۔ ایک لڑکا ۵ سال کا چلا رہا تھا اچانک
بیہوش ہو کر گر گیا۔ امرت کی دھار کی ۵ بوند ہمراہ پانی دیگئی فوراً ہوش
آگیا واقعی امرت کی دھار ہر مرض کا حکمی علاج ہے یہ لڑکا ۵ ایک گھنٹہ
بیہوش رہا امرت کی دھار دیتے ہی بولنے لگ گیا +

خط و کتابت و تار کا پتہ ۔ امرت دھارا لاہور لکھنا کافی ہے

الملتمس ٹھاکردت شرما وید مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ

۱۲
مردوں کے متعلق ادویات
حبوب اقتدار المعروف اب کمزور نہ ہوں گے
بعد فراغت ایک دو گولیاں کھا لیجئے کمزوری دور ہوگی اداسی چکنا چور ہو گی۔ یہ گولیاں مقوی، دافع سرعت منغلظ ممسک اور مفرح ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کیا ہی نہیں۔ قیمت ۰ ۶ گولی عمہ۔ نمونہ ۲ر
تیل ہال کنگنی
قوت باہ و طاقت دماغی کمزوری نسیان کو از حد مفید ہے۔ تمام قسم کے دردوں کو اس کا لگانا اور کھانا مفید ہے۔ مجلوق لوگوں کے واسطے طلاء کا کام بھی دیتا ہے۔ کھانے اور لگانے دونوں کام آتا ہے۔ قیمت ½ اونس عمہ نمونہ ۲ر
مہت باجی کرن اوشدھ عا
مقوی، ممسک بہی، مفرح ہے، منی کی تمام امراض مثل کثرت احتلام جریان، سرعت ...... وغیرہ کو نافع ہے۔ کھانسی، نزلہ، زکام، درد کمر، ذیابیطس، ہمیشگی تکان سستی وغیرہ کو نیز نافع ہے جوانی کی غلط کاریوں یا چھوٹی عمر کی شادی وغیرہ سے جبکہ آدمی تمام طاقت کھو بیٹھتا ہے اس حالت میں جبکہ جوان بوڑھے اور بوڑھے زندہ درگور ہوتے ہیں اس وقت جبکہ آدمی شرمندہ ہونے کی وجہ سے مرنے کو ترجیح دیتا ہے۔ اسکی سچی مونس و غمگسار رہتی ہے بوڑھے کو جوان سست کو چست اور ویران کو آباد بنانا اس کا ہی کام ہے۔ قیمت ڈیڑھ ۶ گولی للعہ نمونہ عہ
مہت باجی کرن اوشدھ عا۲
اس دوائی میں مندرجہ ذیل اوصاف بھی کم و بیش ہیں مگر یہ خاص ان آدمیوں کے واسطے تیار کی گئی ہے جو سرعت کے شاکی رہتے ہیں ۹۹ فیصدی اس سے بیمار ہیں بڑے تجربوں کے بعد شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۰ ۶ گولی سے۔ نمونہ ۲۰ گولی عہ
مہت باجی کرن عا۳
اس دوائی کے بھی یہی صفات ہیں جو عا کی ہیں اور ضعف اعصاب کے ساتھ پیشاب کا بار بار آنا بھی ہو تو یہ دوائی دی جاتی ہے پیشاب کی زیادتی کو بہت جلد بند کر کے قوت مردمی کو بڑھاتا ہے۔ قیمت آدھ پاؤ للعہ نمونہ عہ
طلاء یابوسین
جو لوگ اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کر چکے ہیں وہ مہت باجی کرن اوشدھ کیساتھ ساتھ اس کا بھی استعمال کریں پھر سے رگ و پٹھے اصلی حالت پر آ جائے گا۔ قیمت فی شیشی سے۔ نمونہ ۶ر
طلاء مہت
یہ طلاء یابوسین سے نرم ہے جو لوگ اُس سے ڈرتے ہیں ان کے واسطے ہے زود اثر ہے آرام کرتا ہے مگر جھنجھناہٹ وغیرہ نہیں ہوتی جیسا کہ طلاء یابوسین سے ہوتا ہے۔ قیمت عہ نمونہ ۲ر
حبوب خوش کن
گھنٹہ قبل ایک گولی کھانے سے حسب خواہش ہوتا ہے۔ بیرج گاڑھا ہوتا ہے۔ قیمت ۳۰ گولی کے سے۔ نمونہ ۳ر
جریان کی دوائی
مرض جریان جو گھن کی طرح آدمی کو کھا جاتا ہے جس میں جوہر جسم پیشاب کیساتھ خارج ہوتی ہے اسکے واسطے یہ دوائی نایاب ہے اگر بیماری بہت دیر کی نہ ہو تو ۴ دن میں آرام آ جاتا ہے ۲۰ گولی عہ نمونہ ۴ر
مومیائی اصل
اسکی تعریف زبان زد خلائق ہے بدن کو طاقت ور کر کے خون صالح پیدا کرنے امراض جہانی کو دور کرنے کے لئے مشہور ہے قیمت فی تولہ عمہ
گولی پارہ
اُبلتے ہوئے دودھ میں گولی ڈالی جاتی ہے اس دودھ کو پینے سے ہر قسم کی طاقت بڑھتی ہے گولی دودھ میں گھلتی نہیں منہ میں بھی رکھتے ہیں دودھ آپ سے اندر جا کر پھٹتا نہیں اور اپنا پورا فائدہ دیتا ہے قیمت گولی کلاں ایک روپیہ (عہ)، گولی خورد آٹھ آنے (۸ر)
کشتہ شنگرف عہ فی ماشہ۔ کشتہ قلعی عہ تولہ۔ کشتہ مرجان ہر تولہ۔ کشتہ پوست بیضہ مرغ تولہ۔ کشتہ منور عہ تولہ۔ کشتہ فولاد شنگرفی عہ تولہ۔ کشتہ چاندی تولہ۔ کشتہ قلعی بچہ لال تولہ وغیرہ وغیرہ
کشتہ ترودھا
قوت بڑھاتی ہے۔ دافعی سنگ جسمت، کشتہ ہے برج کو گاڑھا کر کے قابل اولاد بنانے اور قدرتی امساک پیدا کرنے میں بے نظیر ہے۔ خواہ کیسا ہی سخت جریان ہو اس سے جاتا رہتا ہے معتدل ہے کسی قسم کا نقصان نہیں کرتا ہے۔ سرعت۔ کثرت۔ رقت۔ جریان کو اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے (للعہ)
عورتوں کے متعلق ادویات
مانع استقاط حمل
حمل کے قرار پانے کے ۲-۳ ماہ بعد تک یا جس مہینہ میں استقاط ہوتا ہے اس مہینے تک اس دوائی کو کل کھلا دینا چاہئے۔ اسکا نام جوارش موتی ہے۔ قیمت ایک پاؤ عنلہ
دوائی جریان الرحم
عورتوں کو جو سفید پانی جاتا ہے اور انہیں زندہ درگور بنا دیتا ہے اسکو یہ دوائی بہت جلد دور کرتی ہے۔ معمولی حالتوں میں اسکی ۸ خوراک کافی ہے ۲۴ خوراک عہ ۸ خوراک ۱۲ر
نعمت عظمے
اسکی ایک گولی حمل کے دوسرے مہینے عورت کو کھلا دینے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں ان کیواسطے نعمت عظمے ہے۔ اگر لڑکی ہو تو قیمت واپس قیمت عنلہ
محافظ عورات
حیض کا کم آنا۔ درد سے آنا بے قاعدہ آنا زیادہ آنا۔ اور دیگر حیض کی بیماریوں کو ایک ماہ کے اندر خدا کے فضل سے دور کر دے گا قیمت دو روپے عـک نمونہ ۸ر
گربھ چنتامنی
حاملہ عورت کی تمام امراض بخار۔ تپ۔ کھانسی بدہضمی جی متلانا درد وغیرہ کو مفید ہے۔ جہاں حاملہ بیمار ہوا اسکو دیدو آرام ہو جاوے گا۔ قیمت ۲۴ گولی عہ نمونہ ۲ر
اٹھرا کی دوائی
جن عورتوں کے ہاں اولاد ہو کر مر جاتی ہے وہ حالت حمل اور زچگی میں ان گولیوں کا استعمال کریں۔ کل ... گولیوں کی قیمت دس روپے (عنلہ)
عقرت
چند یوم عورت کو کھلانے سے شہوت کی خواہش نہایت کم ہو جاتی ہے۔ دو روپے کی کل دوائی کھلانی چاہئے۔ قیمت دو روپے عـکر
بانجھپن
۵ ماہ کے اندر اندر کبھی پہلے کبھی دوسرے اور کبھی تیسرے مہینے حمل قرار پاتا ہے۔ بشرطیکہ برج یا بیرج میں کوئی خاص قصور نہ ہو۔ حالات لکھئے۔ قیمت۔ عنلہ روپے۔
کشتہ پوست بیضہ مرغ
جریان الرحم اور جریان منی کو مفید ہے رطوبت زناں کو خشک کرتا ہے چند روز عورت کو کھلا دیں۔ مانند جوان کے بنا دیتا ہے۔ قیمت تین روپے (ـتے)
ٹھاکر دت شرما ویدا مالک کارخانہ امرت دھارا و ایڈیٹر دیش اپکارک چوک متی لاہور
خط و کتابت اور تار کا پتہ امرت دھارا لاہور

چند عام ادویات
Digitized by Khilafat Library
درد کا علاج
سردرد کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو اسکی
ایک پوڑیہ کے کھانے سے ۵ منٹ کے
اندر آرام آجاتا ہے روزانہ ایک ماہ کھانے
سے سردرد دائمی دور ہوجاتی ہے
قیمت صہ نمونہ ۸ر
اکسیر دمہ و قرحہ
اس دوائی کو ۴۰ دن کے استعمال سے
ضیق النفس (دمہ) جاتا رہتا ہے۔ قرحہ
سوزاک کیواسطے اکسیر آتشک بواسیر کو
نافع ہے۔
قیمت دو روپے (عہ)
نمونہ ۴ر
چورن امراض بچگان
بچوں کی اکثر امراض مثل بدہضمی
دست بخار کھانسی وغیرہ اس سے
جاتی رہتی ہے۔
قیمت فی اونس
آٹھ آنے (۸ر) ہے
نمونہ ۲ر
مجرب المجرب نسوار
سردرد شقیقہ۔ دردداڑھ۔ دردکان
منہ ٹیڑھا۔ نزلہ۔ زکام۔ درد آنکھ۔ مرگی
سرسام وغیرہ کو ازحد مفید ہے۔
قیمت فی تولہ
ایک روپیہ عہ نمونہ ۲ر
کھانسی کی گولیاں
ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے
کھانسی خشک ہو یا تر دو دن میں دور
ہوجاتی ہے۔
قیمت ۶۰ گولی
ایک روپیہ نمونہ دو آنے ۲ر
سرمہ نمبر ۱
یہ سرمہ روزانہ استعمال کے واسطے ہے
آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔
بصارت کو قایم رکھتا ہے اور طراوت بھی
بخشتا ہے۔
قیمت فی تولہ ۸ر نمونہ ۱ر
سرمہ نمبر ۲
آنکھوں کی امراض مثل پانی جانا۔ دھند
نیا پھولا۔ جالا۔ ککرے۔ پڑبال وغیرہ وغیرہ
کو دور کرتا ہے۔
قیمت فی تولہ
۱۲ر نمونہ ۱ر
سرمہ نمبر ۳
یہ سرمہ پھولا کے واسطے خاص طور پر مفید
ہے اور دھند۔ جالا۔ ککروں وغیرہ کو
بہت جلد دور کرتا ہے
قیمت فی تولہ
عہ نمونہ ۲ر
افیون کو ترک کرو
ان گولیوں کے استعمال سے ہر ایک
شخص افیون چھوڑ سکتا ہے ہم اسوقت
ایک سو پچاس آدمیوں کو افیون چھڑا
چکے ہیں قیمت گولی
۶۰ عدد عہ
بواسیر کی دوائی
چھ قسم کی بواسیر اس دوائی کے
استعمال سے بیخ و بن سے دور ہو
جاتی ہے
قیمت صرف
عہ نمونہ ۴ر
ٹھاکر دت شرما ویدا مالک کارخانہ امرت دھارا و ایڈیٹر دیش اپکارک لاہور